(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصار اللہ

مئی 2014ء رجب 1435ھ ہجرت 1393ہش

یادگار مقام ظہور قدرت ثانیہ (بہشتی مقبرہ قادیان)

اس شمارے میں

- خلافت امن کی ضمانت ہے
- صبر و صلوٰۃ اور تائید الٰہی
- ید اللّٰہ علی الجماعۃ
- عملی اصلاح اور ہماری ذمہ داریاں
- کتب حضرت مسیح موعود کی تاثیرات
- ایم ٹی اے کے فوائد و برکات

مجالس انصاراللہ پاکستان کی مساعی

محفل مشاعرہ: ضلع کراچی۔22/فروری2014ء

جلسہ یوم مسیح موعود نارتھ کراچی۔23/مارچ2014ء

وقارعمل مجلس ڈرگ روڈ ضلع کراچی۔30/مارچ2014ء

سالانہ اجتماع کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔13/اپریل2014ء

ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ راولپنڈی۔30/مارچ2014ء

ماھنامہ

انصاراللّٰہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

رجب 1435ھ۔ہجرت 1393ہش۔مئی 2014ء/جلد 46/شمارہ 05 ایڈیٹر :احمد طاہر مرزا

فہرست

❑ خلافت سے وابستگی (اداریہ)	4	❑ انصار ہیں اللہ کے انصار (منظوم)	23
❑ صبر وصلوٰۃ اور تائید الٰہی (درس القرآن)	5	❑ خلافت کی دعاؤں کے ثمرات	24
❑ خلافت امن کی ضمانت ہے (درس الحدیث)	6	❑ زندہ اور روشن مثال	26
❑ ما القرآن الا مثل درر (عربی منظوم کلام)	7	❑ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کا ذکرِ خیر	27
❑ کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا (اردو منظوم)	8	❑ علم کی ترویج	29
❑ کتب مسیح موعودؑ کی تاثیرات	9	❑ بلڈ پریشر	32
❑ عملی اصلاح اور ہماری ذمہ داریاں	14	❑ ایم ٹی اے کے فوائد وبرکات	34
❑ ید اللہ علی الجماعۃ	19	❑ محبت الٰہی	37
❑ توکل علی اللہ اور حضرت مسیح موعودؑ	20	❑ اخبار مجالس	41

ہمیشہ مسکراتے رہیں

فون نمبر 047-6212982 **فیکس** 047-621463

ویب: www.ansarullahpk.org **قائد اشاعت:** quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل دفتر انصاراللہ: ansarullahpakistan@gmail.com , magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر **پرنٹر:** طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ **کمپوزنگ وڈیزائننگ:** فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) **مطبع:** ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان: سالانہ 300 روپے **قیمت فی پرچہ:** 25 روپے

اداریہ

خلافت سے وابستگی اخلاقی وروحانی تربیّت کی ضمانت

قدرتِ ثانیہ وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی برکات سے آج دنیا کے دوسو سے زائد ممالک کے احمدی فیضیاب ہو رہے ہیں۔آج زمانہ ترس رہا ہے کہ کاش ہمیں بھی کوئی ایسا مسیحا مل جائے جو ہماری اصلاح کرے تعلیم وتربیت کا اہتمام کرے اور عاقبت کو سنوارے۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ دنیا آج مسیحا کے زمانے کو پاکر بھی اس عظیم الشان نعمت کو قبول کرنے سے انکاری ہے اور ضرور تھا کہ لوگ مہدی موعود کے خزانوں کو قبول کرنے سے انکار کرتے تا الٰہی نوشتے پورے ہوتے۔پیشگوئیوں کے مطابق خلافت احمدیہ کا فیضان تو انشاءاللہ ہزاروں سال چلے گا تاہم اس فیضان کے شکرانے کے طور پر احباب جماعت پر یہ بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف خود توجہ کریں تا "حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا" کی نوبت ہی نہ آئے۔

گزشتہ چند ماہ سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ خطبات جمعہ کے ذریعے ہمیں مسلسل اپنے اندر پاک تبدیلیاں نیز عملی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔گزشتہ سال اور امسال مجلس شوریٰ پاکستان میں بھی یہی تجاویز پیش ہوئیں۔گزشتہ سال یہ تجویز پیش ہوئی کہ:

"ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرامز ہر فرد جماعت کو سنانے کے لئے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیّت کی ضامن ہے"

خلافت سے وابستگی کا مطلب حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات سننا، سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔اس کے بغیر ہم اپنی عملی حالت درست نہیں کر سکتے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات اور دیگر پروگرامز سننے کی طرف بھرپور توجہ ہو اور ہر فرد جماعت اس روحانی مائدہ سے فیض حاصل کرے۔ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ نظام جماعت نے ہماری تربیت کیلئے جو لائحہ عمل تجویز کیا ہے اس پر عمل کرے۔جیسے حضور انور ایدہ اللہ کے براہ راست خطباتِ جمعہ، خطابات نیز دیگر ایسے تمام پروگرامز دیکھنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔اور توجہ دلانی ہے جن میں حضور انور بنفسِ نفیس شمولیت فرماتے ہیں۔اس سلسلہ میں مسلسل کاوش اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔ذیلی تنظیموں نے اپنے ممبران کو ایم ٹی اے سے وابستہ کرنے کی خصوصی کاوشیں کرنی ہیں۔خلافت سے وابستگی اور رابطہ کا ایک اہم ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔یہ بات احباب جماعت کے سامنے خطبات، تقاریر اور جماعتی پروگراموں میں بار بار پیش کرنی ہے۔اسی طرح والدین نے اپنے گھروں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے زیادہ سے زیادہ پروگرامز سننے کی طرف توجہ دلانی ہے۔یوں والدین کے اپنے عمدہ عملی نمونے سے ان کے بچے اور آئندہ نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت سے وابستہ ہو جائیں گی۔اصلاح وتربیت کیلئے اخبار الفضل، الفضل انٹرنیشنل لندن، ریویو آف ریلیجنز، ماہنامہ انصاراللہ، مصباح، خالد اور تشحیذ الاذہان کو پڑھنے کا اہتمام گھریلو سطح پر کرنے کی ضرورت ہے۔پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے کا اہتمام کریں جبکہ آجکل ملٹی میڈیا کے ذریعہ سے یہ کام نہایت آسان ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

درس القرآن

صبر وصلوٰۃ اور تائیدِ الٰہی

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:154)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ جو اپنے جلال کے ساتھ سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ ہر انہونی چیز کو ہونی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر انسان کے لئے نجات دہندہ کے طور پر بنا کر بھیجا ہے جس نے قرآنِ کریم آپ پر نازل فرما کر تمام انسانوں کے لئے شریعت کو کامل کر دیا جس میں ہر زمانے کے دینی اور دنیاوی مسائل کا حل بھی ہے، جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے میں (دینِ حق) کے احیائے نَو کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ایسے حالات آئیں کہ روکیں سامنے نظر آئیں، جب ایسے حالات آئیں کہ تمہاری عقلیں فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں اُس وقت تم صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔

پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے...... صبر کے مختلف معنی لغات میں درج ہیں۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا۔ ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دنیاوی دور میں جب ہر طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور برائیاں ہر کونے پر منہ کھولے کھڑی ہیں ان برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے۔ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر صبر کا مطلب ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ وقتی نیکی ہو اور جب کہیں دنیا کا لالچ اور بدی کی ترغیب نظر آئے تو نیکی کو بھول جاؤ۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف ہمیشہ توجہ رہے۔ ان اعمالِ صالحہ کی قرآنِ کریم میں تلاش کی ضرورت ہے۔ پھر صبر یہ ہے کہ ہر صورت میں اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا۔ ہر مشکل میں، ہر پریشانی میں، ہر تکلیف میں خدا تعالیٰ کے سامنے معاملہ پیش کرنا۔ کسی بھی بات میں کوئی جزع فزع نہیں۔ پس صبر کی یہ حالتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔ روحانی مدارج میں ترقی ہوگی۔ دنیا کی کروڑوں کی جو دولت ہے اُس کے مقابلے میں ایک مومن کا ایک پاؤنڈ، ایک ڈالر، ایک روپیہ جو ہے وہ وہ کام دکھائے گا جو دنیا کو حیران کر دے گا۔ پھر صبر کے ساتھ برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ثابت قدم ہونے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے معاملات پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صلوٰۃ کی بھی ضرورت ہے''

(خطبہ جمعہ 22/نومبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19/دسمبر 2013ء)

درس الحدیث

خلافت امن کی ضمانت ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ......قَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ ❶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اُس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

پس خلافت کیلئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف (مومنوں) کے پُرجوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔ کیا ہر ملک میں خلافت قائم کریں گے؟ اگر کریں گے تو کس ایک فرقے کے ہاتھ پر تمام (مومن) اکٹھے ہوں گے۔ نماز میں امامت تو ہر ایک فرقہ دوسرے کی قبول نہیں کرتا۔ پس اس کا ایک ہی حل ہے کہ پہلے مسیح موعودؑ کو مانیں اور پھر آپ علیہ السلام کے بعد آپ کی جاری خلافت کو مانیں۔ یہ وہ خلافت ہے جو شدت پسندوں کا جواب شدت پسندی کے رویے دکھا کر قائم نہیں ہوئی (۔) اُمت کے دو گروہوں کے درمیان گولیاں چلانے اور قتل وغارت کرنے سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلانے سے قائم ہونے والی خلافت ہے اور جو خلافت اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی عنایت سے ملے گی تو وہ نہ صرف (مومن جماعت) کیلئے محبت پیار کی ضمانت ہوگی بلکہ کُل دنیا کیلئے امن کی ضمانت ہوگی۔ حکومتوں کو اُن کے انصاف اور ایمانداری کی طرف توجہ دلائے گی۔ عوام کو ایمانداری اور محنت سے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے گی'' ❷

1-مسند احمد بن حنبل، مسند النعمان بن بشیر، جلد 6 صفحہ 285، حدیث نمبر 18903، ناشر عالم الکتب بیروت 1998ء
2-خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2011ء بمقام بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

شانِ قرآن

وَمَا الْقُرْاٰنُ اِلَّا مِثْلَ دُرَر

وَمَا الْقُرْآنُ اِلَّا مِثْلَ دُرَرٍ فَرَائِدَ زَانَهَا حُسْنُ الْبَيَانِ

اورقرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یک دانہ موتیوں کی طرح ہے، جو حسنِ بیان سے اور بھی اس کی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وَمَا مَسَّتْ اَكُفُّ الْكَاشِحِيْنَا مَعَارِفَهُ الَّتِیْ مِثْلَ الْحِصَانِ

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے

وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقُرْاٰنُ فَيْضًا خَفِيْرٌ جَالِبٌ نَحْوَ الْجِنَانِ

اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رُو سے کیا شے ہے؟ وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے

لَهُ نُوْرَانِ نُوْرٌ مِّنْ عُلُوْمٍ وَنُوْرٌ مِّنْ بَيَانٍ كَالْجُمَانَ

اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نور جو دانۂ نقرہ کی طرح چمکتا ہے

كَلَامٌ فَائِقٌ مَّا رَاقَ طَرْفِیْ جَمَالٌ بَعْدَهُ وَالنَّيِّرَانِ

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا، اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیئے

اَيَاةُ الشَّمْسِ عِنْدَ سَنَاهُ دَخْنٌ وَمَا لِلَّعْلِ وَالسِّبْتِ الْيَمَانِیْ

آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے، اور لعل سے مُری کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو

وَاَيْنَ يَكُوْنُ لِلْقُرْاٰنِ مِثْلٌ وَلَيْسَ لَهُ بِهٰذَا الْفَضْلِ ثَانِیْ

اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو۔کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

وَرِثْنَا الصُّحُفَ فَاقَتْ كُلَّ كُتُبٍ وَسَبَقَتْ كُلَّ اَسْفَارٍ بِشَاْنٍ

ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے۔ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

(نورالحق جلد اوّل، روحانی خزائن جلد8 صفحہ 88-89)

اردو منظوم کلام

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا

مقصود اِن کا جینے سے دنیا کمانا ہے — مومن نہیں ہیں وہ کہ قدم فاسقانہ ہے
تم دیکھتے ہو کیسے دلوں پر ہیں اُن کے زنگ — دنیا ہی ہوگئی ہے غرض۔ دیں سے آئے تنگ
وہ دیں ہی چیز کیا ہے کہ جو رہنما نہیں — ایسا خدا ہے اُس کا کہ گویا خدا نہیں
پھر اُس سے سچی راہ کی عظمت ہی کیا رہی — اور خاص وجہ صفوتِ ملّت ہی کیا رہی
نُور خدا کی اُس میں علامت ہی کیا رہی — توحید خشک رہ گئی نعمت ہی کیا رہی
لوگو! سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں — جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
مُردہ پرست ہیں وہ جو قصہ پرست ہیں — پس اس لئے وہ موردِ ذِل و شکست ہیں
بن دیکھے دل کو دوستو! پڑتی نہیں ہے کل — قصوں سے کیسے پاک ہو یہ نفس پُرخلل
کچھ کم نہیں یہودیوں میں یہ کہانیاں — پر دیکھو کیسے ہوگئے شیطاں سے ہم عناں
ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر — قصوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیونکر ملے فسانوں سے وہ دلبرِ ازل — گر اِک نشاں ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل
قصوں کا یہ اثر ہے کہ دل پُر فساد ہے — ایماں زباں پہ سینہ میں حق سے عناد ہے
دنیا کی حرص و آز میں یہ دل ہیں مرگئے — غفلت میں ساری عمر بسر اپنی کر گئے
اے سونے والو جاگو! کہ وقتِ بہار ہے — اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا — لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
اُس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا — جنت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا
اَے حُبِّ جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں — اِس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 13-14)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ

کتب مسیح موعود علیہ السلام کی تاثیرات

عربوں پر عربی تحریرات کے اثرات

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"آپ کی کتب جو ہیں وہ بھی ایک نشان ہیں۔ اس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب مَیں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر کو عربی ہو یا اردو یا فارسی، دو حصہ پر منقسم ہوتی ہے۔

(1)۔ ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور مَیں اُس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقت اٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔ یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر ان مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (2)۔ دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلۂ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک بسیارئ عیال کا ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو فی الفور دل میں وحی متلو کی طرح لفظ ضَفَف ڈالا گیا جس کے معنی ہیں بسیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت ہوئی جس کے معنی ہیں غم و غصہ سے چپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الفور دل پر وحی ہوئی کہ وَجُوم۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تصرّف سے۔ اور بعض اوقات کچھ مدّت کے بعد پتہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے بر رنگ وحی متلو القاء ہوا تھا وہ فلاں کتاب میں موجود ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی کے متعلق بیان ہے۔ مگر اس

سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کہ کوئی کلمہ جو میرے پر بطور وحی القاء ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں درج ہو کیونکہ میرے لئے وہ غیب محض ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت سے توریت کے قصے بیان کر کے ان کو علم غیب میں داخل کیا ہے کیونکہ وہ قصے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب تھا گو یہودیوں کے لئے وہ غیب نہ تھا۔پس یہی راز ہے جس کی وجہ سے مَیں ایک دنیا کو معجزہ عربی بلیغ کی تفسیر نویسی میں بالمقابل بلاتا ہوں۔ورنہ انسان کیا چیز اور ابن آدم کیا حقیقت کہ غرور اور تکبر کی راہ سے ایک دنیا کو اپنے مقابل پر بلاوے۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 تا 436)

آپ کی عربی کتب نے عربوں پر جو اثر کیا اُس کی چند مثالیں اب اس زمانے میں بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔چند نہیں بلکہ بہت سی مثالیں ہیں اُن میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔اُس زمانے میں تو آپ کی عربی کے مقابلے پر کوئی نہیں آیا لیکن آج بھی عربوں کا جو اظہار ہے وہ کس طرح کا ہے۔

فلسطین کی ہماری ایک خاتون ہیں، وہ کہتی ہیں کہ مروجہ طرز فکر کے زیر اثر میرا بڑا پکا ایمان تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور اُمت کو دیگر اقوام کی غلامی سے تلوار کے زور پر آزاد کروائیں گے۔نیز تلوار کے زور سے ہی جبراً لوگوں کو (دین حق) میں داخل کریں گے۔لہٰذا مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس دن کا انتظار تھا۔پھر جماعت سے میرا تعارف ہوا اور یہ تعارف میرے دیور کے ذریعہ ہوا جو نہ صرف جماعت کے بارے میں میرے ساتھ اکثر بات چیت کرتے تھے بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور لٹریچر بھی بھیجتے رہتے تھے۔اُن کتب میں مجھے بے مثل اور انمول موتی ملے۔ایسے معارف کا مطالعہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا۔ایسی بلاغت اور اعجاز سے بھرپور عربی کلام جس میں علم و معرفت کے ہیرے رکھ دیئے گئے ہوں میرے لئے بالکل نیا تھا۔ایسے جواہر پاروں کے مطالعہ سے ہی قاری کا خدا سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مکمل اطمینان ہونے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

پھر الجزائر سے حجاز صاحب ہیں۔کہتے ہیں کہ مسخ شدہ (۔) تعلیم اور قرآنِ کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے؟ یہاں تک کہ اردن کے احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانی سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔

الحوار المباشر

پھر فراس صاحب ابوظہبی سے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں اُن کے مطالعہ سے نیز ایم ٹی اے کے پروگرام ''الحوار

المباشر'' کو باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔ شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوری منفی ردّعمل ظاہر کیا لیکن جب قرآنی آیات و احادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہونے لگا۔ اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے۔ یا تو مَیں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجال کا انتظار، جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں، جیسے احیائے موتی وغیرہ اور پھر جن بھوتوں کے قصے اور قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں۔ یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے (دینِ حق) کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور (۔) کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دفاع فرمایا ہے۔ خیر کہتے ہیں، بہرحال میں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ وہ میری رہنمائی فرمائے اور حق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ چنانچہ میں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔ جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے۔ پھر ایک عجمی کا اتنا قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔

عِلۡمِیۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ ذِیۡ الۡآلَاءِ

پھر عباس صاحب ہیں جو اٹلی میں رہتے ہیں۔ عرب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں باوجود مولویوں کی ہرزہ سرائی کے ایم ٹی اے العربیہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔ ایک دن میں الحوار دیکھ رہا تھا کہ اس میں وقفے کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عربی قصیدہ آ گیا۔

عِلۡمِیۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ ذِیۡ الۡآلَاءِ
بِاللّٰہِ حُزۡتُ الۡفَضۡلَ لَا بِدَھَآءِ

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 266-282)

میں یہ قصیدہ سننے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو بھی دیکھتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے بلند آواز میں یہ کلمات نکلے کہ خدا کی قسم! یہ بات کوئی جھوٹا ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ یہ شخص لازمی خدا کا فرستادہ ہے۔ ایسا کلام خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بے حرمتی کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

پھر مراکش کے ایک خالد صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں۔ احمدیت سے تعارف کے بعد مجھے اس بات سے کسی قدر حیرت بھی ہوئی کہ امام مہدی آ کر چلا بھی گیا اور ہم اب اُن کے بارے میں سن رہے ہیں۔ سوچ سوچ کر میں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی اور جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلی کتاب جو میں نے پڑھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ تھا جسے مَیں نے کئی مرتبہ پڑھا۔ اس کتاب میں عدل و احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا مضمون پڑھ کر میری روح بھی وجد کرنے لگی۔ اس کے بعد میں نے ''التبلیغ'' پڑھی اور دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے۔

ہمارے ایک صاحب حمادہ صاحب ہیں اُن کے بارے میں ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ پر

انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مریم بننے اور پھر اس مریم میں نفخ روح کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس پر اُن سے رابطہ کیا گیا اور کچھ مضامین اور حضور علیہ السلام کے اقتباسات بھجوائے گئے جن سے وہ بہت متاثر ہوئے اور حقیقت پا گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی کتاب ''التبلیغ'' نے میرا سینہ کھول دیا اور مجھے حیرت آمیز خوشی ہوئی کہ اس زمانے میں بھی انبیاء کا پُر نور کلام مجھے پڑھنے کو ملا۔ اپنے سابقہ شکوک وشبہات پر افسوس بھی ہوا۔

یمن کے ایک صاحب حطامی صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ ایک صحافی اور ایک محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا مجھے شوق تھا۔ لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔ اُن میں ناروا الزام تراشی کے بعد نوبت تکفیر تک پہنچتی نظر آئی۔ مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عربی دانی وغیرہ جیسے معجزات تھے۔ یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا۔ ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا۔ کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں پر ہی منحصر نہیں، دوسری دنیا کا کیا قصور ہے۔ (۔) کے آخری زمانے میں غریب ہو جانے کا میرے نزدیک ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی نشأۃ ثانیہ غیر عرب ملک سے شروع ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے (دینِ حق) کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے۔ جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔ (دین) امن اور سلامتی کا نام ہے۔ لیکن (۔) آپس میں لڑ مر رہے ہیں۔ کوئی خونی مہدی کا انتظار کر رہا ہے تو کوئی مہدی کے غار سے نکلنے کا منتظر ہے۔ لیکن ایک جماعت احمدیہ ہے جو حقیقی مہدی کو مان کر اُس کی پیروی کر رہی ہے۔

پھر ایران کے ایک صاحب عبیات صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میری پیدائش اور پرورش شیعہ خاندان میں ہوئی جہاں شروع سے ہی دینی رجحان تھا۔ مَیں نے مختلف ٹی وی پروگرامز اور کتب کا مطالعہ کیا لیکن جس طرح سے (دینِ حق) کو پیش کیا جا رہا تھا اس سے تسلی نہ ہوتی تھی۔ اور خیال کرتا تھا کہ جس طریق سے (دین حق) پیش کیا جا رہا ہے، ضرور اس میں کوئی کمی یا کمزوری ہے۔ کیونکہ قرآن تو یہ فرماتا ہے کہ کثرت سے لوگ اس دین میں داخل ہوں گے لیکن آجکل لوگوں کی اکثریت تو (دینِ حق) کی حقیقت سے خالی ہے۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ رائج الوقت مفاہیم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں ایک روز میرے ایک دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے تعارف کروایا۔ اس کے بعد میں نے پروگرام ''الحوار المباشر'' اور بعض دیگر پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ پہلی بار کسی چینل پر (دین حق) کے بارے میں علمی طریق سے گفتگو اور رابطہ کرنے والوں کے سوالوں کے قوی دلائل پر مبنی جوابات سنے۔ پھر کہتے ہیں نیز عجیب بات یہ تھی کہ یہ علماء جو غیر از جماعت علماء ہیں، شیعوں کو تو مناظرے کی دعوت دیتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے مقابلے پر صرف تکفیر بازی اور گالی گلوچ پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کے قوی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں کہ احمدی لوگوں کو قید اور قتل کیا جاتا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت کے مخالفین کے پاس سوائے (دین حق) کو بدنام کرنے والے ان کاموں کے اور کچھ نہیں۔ جب بھی میں ایم ٹی اے دیکھتا ہوں میرا ایمان مضبوط تر ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں کسی قسم کے نسخ نہ ہونے کے بارے میں آپ کا عقیدہ معلوم کر کے آپ کی (دین حق) کے ساتھ محبت کا یقین ہو گیا۔ جب یہ سنا کہ مسیح موعود نے (دین حق) کی دوسرے مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کیلئے اور (دین حق) پر ہونے والے

اعتراضات کے جواب میں کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے تو مجھے اس کی (دعوت) کے بارہ میں آپ کی لگن کا یقین ہو گیا۔حضرت مسیح موعودؑ اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہو گیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ (دین حق) کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔حضور علیہ السلام کی عربی زبان کی مہارت اور عرب وعجم کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج دینا مخالفین کے لئے گولڈن چانس مہیا کرتا تھا کہ اپنی فوقیت ثابت کر سکیں لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ان سب دلائل نے میرے لئے آپ علیہ السلام پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ چھوڑا۔جماعت کی حقیقت پر آگاہ ہونے کے بعد اس کی (دعوۃ الی اللہ) کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ مَیں چند ایک پیش کروں گا جو پیش کئے ہیں''

(خطبہ جمعہ 14؍فروری 2014ء از الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13؍مارچ 2014ء)

تاریخی رسائل رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں

مجلس انصاراللہ پاکستان کے صد سالہ خلافت کے موقعہ پر شائع ہونے والے درج ذیل تاریخی، علمی اور تحقیقی رسائل ماہنامہ انصاراللہ رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔

1۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول نمبر 444 صفحات

اصل قیمت 100 روپے۔رعایتی قیمت 50 روپے

2۔حضرت مصلح موعود نمبر 888 صفحات۔ہارڈ بائنڈنگ

اصل قیمت 200 روپے۔رعایتی قیمت 100 روپے

اس کے علاوہ **شہدائے لاہور نمبر** با تصاویر بھی رعایتی قیمت پر دستیاب ہے۔

اصل قیمت 250 روپے۔رعایتی قیمت 100 روپے

برائے رابطہ: مینیجر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان
شکور بھائی چشمے والے گول بازار ربوہ

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ شوریٰ 2014ء)

میں نے خدا کو پہچان لیا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے۔کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔میں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے۔بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے اور خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہے۔خدا کا خوف اٹھ جاتا ہے۔اور خدا کے حقوق بندوں کو دئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔اس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس کو ستایا جاتا ہے۔اور رد کھ دیا جاتا ہے۔لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا ہے۔اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔اسی طرح اس زمانہ میں مجھے خدا نے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور بخشا ہے''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493-494)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

عملی اصلاح اور ہماری ذمہ داریاں

سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ سورۃ قیامۃ میں فرماتا ہے کہ ہر انسان اپنے نفس کی خود بصیرت رکھتا ہے اگرچہ وہ جتنے مرضی عذر پیش کرتا پھرے۔ حقیقت یہ ہے انسان جتنا خود اپنی ذات پر غور کر کے اپنی خود اصلاح کر سکتا ہے دوسرے ذرائع سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔

امسال مجلس شوریٰ پاکستان منعقدہ 21، 22 مارچ 2014 میں پہلی تجویز جو نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے پیش ہوئی، مندرجہ ذیل ہے۔

"ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف خود توجہ کرے..... اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے"۔ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیلی نصائح کی ہیں اور ایک جامع لائحہ عمل جماعت کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ مجلس شوریٰ تجویز کرے، کس طرح اس لائحہ عمل پر بھرپور طریق سے عمل درآمد کیا جائے"

اس تجویز پر عمل درآمد کے لئے مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں جن کی منظوری عطا کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس کی روح کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے" آمین

1۔ عملی اصلاح کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے جو خطبات دیئے ہیں ان کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات مستقل طور پر پیش نظر رہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد ان خطبات کو شائع کرنے کا اہتمام کرے نیز فولڈرز کی شکل میں ان خطبات میں سے اقتباسات اور واقعات کو عام کیا جائے۔

2۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اَصل جڑ ہے" (خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء)

اس ارشاد کی روشنی میں احکام الٰہی کو عام کیا جائے۔ قرآن مجید سادہ، باترجمہ عمل کی نیت سے پڑھا جائے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید کے بارہ میں فرماتا ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل 83) اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے۔ پس تمام روحانی بیماروں کا علاج قرآن مجید میں ہے۔ نیز تمام احکام الٰہی کی فہرست نظارت اصلاح

وارشاد کی طرف سے شائع کی جائے۔

3۔ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہے کہ اس کے ساتھ سب سے بڑا ہتھیار دعا کا ہے جس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے......

پس یہ عمل اور دعا اور دعا اور عمل ساتھ ساتھ چلیں گے تو حقیقی اصلاح ہوگی۔ (خطبہ جمعہ 31 جنوری 2014ء)

دعا اور عملی اصلاح

عملی اصلاح کے لئے پوری کوشش کے ساتھ دعا بھی بہت ضروری ہے۔دعا کا عمدہ موقع قیام نماز اور نوافل میں ہے۔ پنجوقتہ نماز کے قیام کی طرف بھی بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔

4۔عملی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک کے مطابق ہر روز دو نوافل ادا کرنے والے ہوں۔ ہر جماعت میں اہتمام کے ساتھ اس کی تحریک کی جائے۔اسی طرح ہر ہفتہ ایک نفلی روزہ رکھنا بھی خود پر لازم کرلیں۔عہدیداران خود بھی عمل کریں اور ہر فرد جماعت سے ان امور کی پابندی کروائیں۔

5۔**کتب حضرت مسیح موعودؑ** ہمارے لئے روحانی خزائن ہیں۔ان کا مطالعہ ہماری علمی و روحانی ترقی اور اخلاقی مضبوطی کے لئے ضروری ہے۔قُربِ الٰہی اور تعلق باللہ کے راستوں کی آگاہی بھی ہمیں انہی کتب سے ملے گی۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔

(انوارالعلوم جلد پنجم صفحہ 560)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

پس مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ نزول ملائکہ کا باعث بنتا ہے جو عملی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔اس طرف خاص توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔امسال مطالعہ کے لئے روحانی خزائن کی جلد 18 مقرر کی گئی ہے۔احباب اہتمام سے اس کا مطالعہ کریں اور پھر اس کے امتحان میں بھی شامل ہوں۔

6۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ایم ٹی اے کی سہولت ہر گھر میں موجود ہو اور اسے دیکھا بھی جائے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے ...ان پروگراموں کو دیکھنا انشاءاللہ آپ لوگوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

(خطاب حضور انور مجلس شوریٰ یوکے 2013ء)

7۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی"

(خطبہ جمعہ 31 جنوری 2014ء)

خلافت سے تعلق اور محبت کے لئے ضروری ہے کہ خطبات امام اور دیگر پروگرام اہتمام کے ساتھ سنے جائیں۔اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔اس حوالے سے 27 مئی کا دن خلافت ڈے کے طور پر منایا جائے جس میں ہر فرد جماعت کو شامل کیا جائے۔

8۔حضرت مسیح موعودؑ کی دس شرائط بیعت کو عام کیا جائے، ان کو زبانی یاد کروایا جائے،گھروں میں اس کو چارٹ کی صورت میں آویزاں کیا جائے تا ہر وقت پیش نظر رہیں۔

9۔عہدیداران اور مربیان انفرادی رابطہ مہم جاری رکھیں اور ہر سہ ماہی میں ہر احمدی سے بالمشافہ رابطہ ضرور کریں۔

فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ (البقرہ:261) کے قرآنی حکم کے مطابق افراد کو اپنے ساتھ مانوس کرلیں۔ یہ رابطہ عملی اصلاح اور باہم محبت اور اخوت کے تعلق کو بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

10۔حضورانور ایدہ اللہ نے عملی اصلاح کے خطبات میں مختلف امور کے بارہ میں نصائح فرمائی ہیں۔ان عناوین پر خطبات دیئے جائیں۔خواتین جمعہ پر نہ جانے کی وجہ سے بہت سی باتوں سے محروم رہ جاتی ہیں مرکزی خطبات کی کاپی لجنہ اماء اللہ کو بھی مہیا کی جائے تاکہ وہ بھی اپنے اجلاسات میں ان سے فائدہ اٹھائیں۔

11۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جماعتوں کو بار بار درسوں وغیرہ میں ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے اور عملی حالت بہتر کرنے کے لئے علمی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 24جنوری 2014ء)

نماز کے بعد درسوں میں ایمان میں مضبوطی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ہر نماز سنٹر پر باقاعدہ درس کا اہتمام ہو۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ان موضوعات پر دروس کا مواد تمام جماعتوں کو مہیا کرے۔

12۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ مربیان،عہدیداران،ذیلی تنظیموں کے عہدیداران،والدین ان سب کو مل کر مشترکہ کوشش کرنی پڑے گی کہ غلط علم کی جگہ صحیح علم سے آگاہی کا انتظام کریں۔

(خطبہ جمعہ 24جنوری 2014ء)

ہر جماعت میں علمی کلاسز کا اجراء کیا جائے۔تنظیمیں بھی ہر حلقہ میں کلاسز کے انعقاد کا اہتمام کریں۔کلاس کا نصاب شائع کرکے ہر جگہ پہنچایا جائے۔تنظیمی سطح پر اسی نصاب سے علمی مقابلہ جات بھی ہوں۔ ہر قسم کے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں اور تمام اعتراضات کو مرکز بھی بھجوائیں تاکہ پورے پاکستان میں علمی طور پر یک رنگی پیدا کی جاسکے۔ انٹرنیٹ پر بھی جوابات موجود ہیں ان سے استفادہ کے بارہ میں معلومات مہیا کی جائیں۔

کلاسز میں کوشش کریں کہ کثرت سے احمدی احباب شامل ہوں۔ہمارا مقصد محض کلاس لگانا نہیں بلکہ کثرت سے احمدیوں کو مستفیض کرنا ہے۔

13۔احباب جماعت کو صحبتِ صالحین کی طرف توجہ دلائی جائے۔اسکے ذرائع تلاوت قرآن کریم،کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ،خطباتِ امام سے رغبت،خلافت سے زندہ تعلق،حضورانور کو خطوط لکھنا، بیوت الذکر میں درس و دیگر پروگرامز میں شامل ہونا ہے۔

14۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ''دشمن تفریح اور وقت گزاری کے نام پر گھروں میں گھس گھس کر نوجوانوں اور کمزور طبع لوگوں کو خراب کر رہا ہے''

(خطبہ جمعہ 6دسمبر 2014ء)

تمام جدید مواصلاتی ذرائع خدا نے اس لئے بنائے ہیں کہ ہم ان کا صحیح استعمال کریں اس لئے انٹرنیٹ اور موبائل کے غیر ضروری اور غلط استعمال سے گریز کیا جائے۔والدین نگرانی کریں۔ٹی وی دیکھنے کے لئے بھی بچوں کو اکیلے نہ چھوڑ دیا جائے بلکہ ان کی تربیت کی جائے کہ اخلاق سوز پروگرام نہیں دیکھنے۔حضور فرماتے ہیں:

''بار بار میں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرامز ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں''

(خطبہ جمعہ 13دسمبر 2013ء)

15۔ارشاد حضورانور ہے کہ اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا

ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ (خطبہ جمعہ 20 دسمبر 2013ء)

مستقل یاددہانی کا ایک طریق یہ ہوسکتا ہے کہ ہر روز ایک پیغام کسی نیکی یا خُلق کے بارہ میں ایک دوسرے کو بھجوا دیا جائے۔ جس طرح ڈائری کے اوپر ہر صفحہ پر ایک چھوٹی سی عبارت ہوتی ہے ویسے ہی ہر روز صبح اور شام کو ایک sms کردیا جائے جس میں چھوٹی سی نصیحت بطور یاددہانی ہو۔ جمعہ کو خطبہ کی، اسی طرح حضور انور کے دیگر پروگراموں کی یاددہانی کروائی جاسکتی ہے۔

16۔ سچائی کو زندگی کے ہر پہلو میں عام کیا جائے۔ گھروں میں والدین نمونہ بنیں۔ سچائی کی اہمیت اور برکات پر نظارت کی طرف سے فولڈرز شائع کئے جائیں۔ گھروں میں سچائی کے واقعات والدین بچوں کو سنائیں۔ اطفال کو خاص طور پر ان کے وعدہ اطفال کے الفاظ کی طرف توجہ دلائی جائے کہ **''ہمیشہ سچ بولوں گا''** اسی طرح ناصرات کو بھی ان کے عہد کے الفاظ **''سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی''** یاد کروائے جائیں اور عمل کی تلقین کی جائے۔

17۔ تربیتِ اولاد کے لئے والدین کا عملی نمونہ ضروری ہے۔ والدین اعلیٰ اخلاق کو اپنائیں۔ تربیت اولاد پر ایک کتابچہ شائع کیا جائے جس میں تربیتِ اولاد کے بارہ میں والدین کی راہنمائی ہو۔ موقع اور محل کے مطابق تربیت کے اسلوب اور ذرائع کے بارہ میں راہنمائی موجود ہو۔ یہ ہدایات ہر احمدی تک پہنچائی جائیں۔

18۔ بچوں کے لئے سبق آموز کہانیوں کی صورت میں ایک کتاب شائع کی جائے۔ اس کتاب میں عمدہ اخلاق، تعلق باللہ، محبت الٰہی کی لذت، قبولیتِ دعا کے واقعات، خدا کے مقربین کے حق میں نشانات، صفتِ کلیم کا اظہار وغیرہ کے متعلق واقعات درج ہوں۔

19۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ ''اپنے بزرگوں کی ...... مثالوں کو زندہ کرنے کے لئے ان کے واقعات کو محفوظ کریں اور پھر اپنی نسلوں کو بتایا کریں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے آباؤ اجداد تھے ... اپنے بزرگوں کے تذکرے اپنے خاندان میں اپنے بچوں سے کیا کریں''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 177)

پس والدین اپنے خاندان کے بزرگوں کے واقعات اپنے بچوں کو سنائیں۔ ان کی قربانیوں کے ذکر سے بچوں میں بھی نیک جذبہ پیدا ہوگا۔

20۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اپنے ذاتی تعلق باللہ اور اطاعتِ خلافت اور احترام نظام کے حوالے سے بھی افراد جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے... جب میں کہتا ہوں کہ مربیان اور عہدیداران اپنے اوپر لاگو کرکے پھر افرادِ جماعت کو بتائیں تو اس کی خاص اہمیت ہے، یعنی اپنے پر لاگو کرنے کے لفظ پر غور کرنے اور عمل کرنے اور اپنا نمونہ قائم کرنے کی بہت ضرورت ہے تبھی اصلاحی باتوں کا اثر بھی حقیقی رنگ میں ہوگا''۔

(خطبہ جمعہ 31 جنوری 2014ء)

ہر عہدیدار اس ارشاد کی پابندی کرے اور نمونہ بنے۔ ممبران مجلس شوریٰ اور تمام عہدیداران اپنی ذاتی کاوش کی رپورٹ مرکز ضرور بھجوائیں۔

21۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''لوگ دنیاوی باتوں میں نقل کرتے ہیں ...... لیکن دین کے معاملے میں نقل اور ویسا بننے کی کوشش کرنا جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں ہمارے سامنے نمونہ پیش فرمایا ہے، بلکہ ہم میں سے تو بہت سوں نے اُن (رفقاء) کو بھی دیکھا ہوا ہے جنہوں نے قربِ الٰہی کے نمونے قائم کئے۔ لیکن اُن کی نقل کی ہم کوشش نہیں کرتے

جبکہ نقصان کا تو یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور فائدہ بھی ایسا ہے جس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جاسکتا۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے''۔ فرمایا ''نقل اگر کرنی ہے تو ایسے واقعات کو سن کر اپنے اوپر بھی یہ حالت طاری کرنے کے لئے نقل کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے قُرب کا رشتہ قائم ہو'' (خطبہ 24جنوری2014ء)

آنحضور ﷺ کی زندگی کا ایک دن

اس ارشاد کی روشنی میں '' آنحضور ﷺ کی زندگی کا ایک دن'' اس پر ایک پمفلٹ شائع کیا جائے اور ہر فرد تک پہنچا کر اس بات کی تلقین کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کے مطابق جب تک ہم قدم بقدم آنحضور ﷺ کی پیروی نہیں کرتے ہم اللہ تعالیٰ کا قُرب نہیں پا سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی روح کو سمجھتے ہوئے ان سفارشات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ۔ نیک عمل کا سنہری موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ انسان کے دل میں جب کوئی نیکی کی تحریک پیدا ہو فوراً اس کو مان لے اور اس کے مطابق عمل درآمد کرے اور اس پر اچھی طرح کار بند ہو جاوے۔ ورنہ اگر اس موقع کو ہاتھ سے دے دے گا تو پچھتانا بے سود ہوگا''

خدمت دین کی خواہش رکھنے والے مخلص نوجوان اپنے نیک ارادہ سے وکالت تعلیم کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید، ربوہ)

ہمارا مقصد مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر وقتی جوش اور جذبے کے تحت بعض قربانیاں کر لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت کے معیار اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ یہ علم ہو کہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور میرے ہر قول اور ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اور نہ صرف ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے بلکہ میرے دل کی گہرائی تک اس کی نظر ہے۔ میری نیتوں کا بھی اُس کو علم ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان کوشش کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ یعنی کوئی عمل صرف دنیاوی خواہشات پوری کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کوشش اور ہر نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ ہماری عبادتیں صرف اُس وقت نہ ہوں جب ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے، جب ہم کسی مشکل میں گرفتار ہیں، جب ہماری دنیاوی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں، بلکہ ہماری عبادتیں آسائش اور کشائش میں بھی ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دنیاوی معاملات اور دنیاوی بکھیڑے اور دنیاوی کاروبار ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے دُور کر دیں''

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 2013 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 22 تا 28 نومبر 2013ء)

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

(حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بھیروی)

وہ فیوض جو "یـد الـلّٰـه علی الجماعة" میں مذکور ہیں اس کے بارہ میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہیں:

''خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد کو مسیح موعود و مہدی موعود مانتے ہیں تو اب علامہ نورالدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ یاد رکھو کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک بزرگ کے تحت میں ہو کر کل کام نہ کئے جائیں۔ جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے کہ ساتھ ساتھ مقید کیوں پھروں۔ وہ ایک دن بھیڑیے کے قابو میں آجاتی ہے۔ جو شاخ اپنے تئیں ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھے گی۔ ہر شخص اپنی ذات کیلئے خود ذمہ دار ہے۔ پس کسی انجمن یا کسی جگہ کے امام کا بیعت کرلینا سب کیلئے کافی نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہئے تا وہ اس فیض سے حصہ لے جو ید الله علی الجماعة میں مذکور ہیں''

(اخبار بدر قادیان 9/جولائی 1908 صفحہ 1)

''نورنامہ''

پھر حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بھیروی خلافت سے اخلاص و وفا کا اظہار یوں کرتے ہیں:

''اے پیارے خدا اے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کرسکیں۔ کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں امداد حاصل کرنے کے واسطے تو نے ہمیں ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطاء کیا جس کی عمر ساری اس ''نورنامہ'' کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سننے اور سنانے میں ایسی صرف ہوئی ہے کہ اس کا نام نورالدین کسی انسانی خیال سے نہیں بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ یہ وجود دین (۔) کے واسطے ایک نور ہو کر چمکے اور روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کرکے مخلوق الٰہی کو ہدایت کی طرف لائے۔ پھر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اے پروردگار حقیقی! تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راقم پر کئے کہ جب بچہ تھا جب میں حصولِ ہدایت کیلئے چلایا اور تو نے جلدی میری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے جو بھتوں کے ہاتھ سے چھین کر مجھے نور کی حفاظت میں پہنچا گئے اور آج بیس سال کا عرصہ گزرتا جو مجھے اس درس مبارک کے سننے کا موقع عطا کیا گیا۔ اے رحمٰن ربّ تو مجھ پر رحم فرما کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا مَا عَلَّمْتَنَا وَ عَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَ زِدْنَا عِلْماً۔ اے خدا جتنا علم تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس سے ہمیں نفع بخش اور آئندہ ہمیں وہ باتیں سکھا جو ہمیں نفع دیں اور ہمارا علم بڑھا''

(اخبار بدر قادیان 17/ستمبر 1908 صفحہ 1)

توکل علی اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام توکل کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خداشناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں ان سے آگے بڑھ کر جا پیدا ہو''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 298)

''جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچپن سے ایک روحانی شخصیت تھے۔ آپ کو دنیا سے کوئی سروکار نہ تھا ہمہ وقت خدا تعالیٰ کی عبادات اور ریاضت اور قرآن کریم کی تلاوت اور غرباء کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ آپ کے والد صاحب اکثر فکرمند رہتے تھے کہ آپ کوئی ہنر سیکھیں کوئی نوکری کریں تا کہ مستقبل میں اپنے بیوی بچوں کی کفالت کرسکیں اس زمانے کے لوگوں کا متفقہ بیان ہے۔

''مرزا غلام احمد اپنے بچپن کے زمانہ سے اب تک جو چالیس سے زیادہ ہو گئے نیک بخت اور صالح تھے۔ اکثر گوشہ نشین رہتے تھے۔ سوائے یادالٰہی اور کتب بینی کے آپ کو کسی سے کوئی کام نہ تھا۔ کھانا بھیج دیا تو کھالیا کپڑا بنا کے دے دیا تو پہن لیا اور اپنے والدین کے دنیاوی معاملات و امور میں فرمانبردار اور ان کے ادب اور احترام میں فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ بچپن میں جو کبھی بچوں میں کھیلتے تو کوئی شرارت یا جھوٹ یا فریب نہ کرتے۔ نہ مار پیٹ اور شور کرتے ہاں کئی بار ایسا ہوا کہ کسی لڑکے کی بھوک محسوس کرتے تو والدہ سے روٹی لا کر دے دیتے خود حضرت اقدس نے ایک بار اپنی زبان سے یہ فرمایا۔ ایک لڑکا بھوک سے مضطرب تھا اور روٹی کا وقت بھی گزر چکا تھا۔ والدہ صاحبہ گھر نہیں تھیں ہم نے چپکے سے سیر بھر کے قریب دانے (غلہ) نکال کر اس کو دے دیئے تا کہ وہ بھنا کر اپنا پیٹ بھر لے''

(تذکرۃ المہدی مرتبہ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب صفحہ 298)

ایک معمر ہندو جو آپ کے والد صاحب کے دوست تھے حضرت مسیح موعودؑ کے ماموریت کے زمانہ میں قادیان آئے اور کہا۔ میں ان کی پیدائش کے زمانہ سے پہلے کا ہوں اور میں نے ان کو گود میں کھلایا ہے جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا۔ دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا۔ بچوں کی طرح مکمل کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔ شرارت، فساد، جھوٹ، گالی کبھی اس میں نہیں۔ ہم اور ہمارے ہم عمر اس کو سست اور سادہ لوح اور بے عقل سمجھا کرتے تھے کہ یہ کس طرح گھر بسائے گا۔ سوائے الگ مکان میں رہنے کے اور کچھ کام ہی نہیں تھا۔ نہ کسی کو کبھی مارا نہ آپ مار کھائی۔ نہ کسی کو بُرا کہا نہ آپ کو کہلوایا۔ ایک عجیب پاک زندگی تھی مگر ہماری نظروں میں اچھی نہیں تھی۔ نہ کہیں آنا نہ جانا نہ کسی سے سوائے معمولی بات کے بات کرنا۔ اگر ہم نے کبھی کوئی بات کہی کہ میاں! دنیا میں کیا ہو رہا ہے تم بھی ایسے رہو اور کچھ نہیں تو کھیل تماشا کے طور پر ہی باہر آیا کرو۔ تو کچھ نہ کہتے ہنس کے چپ ہو رہتے۔ تم عقل پکڑو کھاؤ کماؤ کچھ تو کیا

کرو ۔یہ سن کرخاموش ہو رہتے ۔

آپ کے والد مجھے کہتے نمبردار جا غلام احمد کو بُلا لاؤ اسے کچھ سمجھا دیں گے ۔میں جا تا بُلا لاتا ۔والد کا حکم سن کر اسی وقت آ جاتے اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے ۔آپ کے والد صاحب فرماتے ۔بیٹا غلام احمد! ہمیں تمہارا بڑا فکر اور اندیشہ رہتا ہے تم کیا کر کے کھاؤ گے ۔اس طرح سے کب تک گزارو گے ۔تم روز گار کرو کب تک دلہن بنے رہو گے ۔خورونوش کا فکر چاہئے ۔دیکھو دنیا کماتی ،کھاتی پیتی ہے کام کاج کرتی ہے تمہارا بیاہ ہوگا ۔بیوی آوے بال بچے ہونگے وہ کھانے پینے پہننے کے لئے طلب کریں گے ان کا خرچہ تمہارے ذمہ ہوگا ۔اس حالت میں تو تمہارا بیاہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے ۔کچھ ہوش کرو اور اس غفلت اور سادگی کو چھوڑ دو ۔میں کب تک بیٹھا رہوں گا ۔بڑے بڑے انگریزوں، افسروں اور حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں میں تم کو چٹھی لکھ دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ یا کہو تو میں خود جا کر سفارش کروں تو مرزا غلام احمد کچھ جواب نہ دیتے وہ بار بار اسی طرح کہتے آخر جواب دیتے تو یہ دیتے کہ ابا!

’’بھلا بتلاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرماں بردار ہو اس کو کسی کی ملازمت کی کیا پرواہ ہے ویسے میں آپ کے حکم سے بھی باہر نہیں‘‘

مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو جاتے اور فرماتے اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو! جب یہ چلے جاتے تو ہم سے کہتے کہ یہ میرا بیٹا ملاّ ہی رہے گا میں اس کے واسطے کوئی (بیت الذکر) ہی تلاش کر دوں ۔جو دس بیس من دانے ہی کما لیتا مگر میں کیا کروں یہ تو ملاّ کے بھی کام کا نہیں ۔ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا ۔**ہے تو یہ نیک صالح** مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے ۔پھر آبدیدہ ہو کر کہتے کہ جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے ۔

’’یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ،یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے‘‘

(تذکرہ المہدی ،طبع دوم صفحہ 301،302)

آپ کو اپنے پیدا کرنے والے ربّ پر پورا توکل تھا اور جیسا کہ آپ کو الہام بھی ہوا ہے توں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو ۔ (تذکرہ ،ایڈیشن چہارم 2003ء صفحہ 471)

آپ سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ خود آپ کا کفیل ہوگا چنانچہ جب آپ کے والد صاحب کی وفات ہوگئی تو بشری تقاضے کے تحت آپ کچھ فکرمند ہوئے تو آپ کو آسمان کے خدا نے مخاطب ہو کر فرمایا ۔اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘ (کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) چنانچہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا کہ آپ کے تقویٰ اور توکل نے آپ کے والد صاحب کے سارے خدشات کو غلط ثابت کر دیا اور آپ کی غیب سے مدد فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

ترجمہ: اور تو اس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے) کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر (الفرقان:59)

نیز یہ کہ: اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا ۔اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے ۔

(الطلاق:3،4)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بعینہٖ اسی طرح ہوا جیسا کہ ان آیات میں فرمایا گیا ہے ۔آپؑ فرماتے ہیں ۔

''پس مجھے اس خدائے عزّوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا'' (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 25)

حفاظتِ الٰہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے نتیجہ میں اور آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں 1902ء میں طاعون زوروں پر تھی حکومت وقت نے حفاظتی ٹیکہ لگوانا ضروری قرار دیا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

اس لئے آپؑ نے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے کے نتیجہ میں ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

''اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 1، 2)

اس پر مصر کے ایک جریدہ اللّواء نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ آپ نے ٹیکا کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدار توکل قرار دیا اور یہ امر قرآن مجید کے مخالف اور آیت لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرۃ 196) اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو، کے منافی ہے اور توکل کے بھی خلاف ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی میں ایک کتاب ''مواہب الرحمٰن'' تصنیف فرمائی اور ایڈیٹر کو مدلل جواب دیا اور اپنی دعاؤں سے بھی مطلع کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اسباب چند مراتب کے بعد ختم ہو جاتے ہیں اور خالص امر الٰہی رہ جاتا ہے۔ آپ کے توکل علی اللہ کا یہ غیر معمولی واقعہ ہے۔

آپ نے واضح طور پر کشتی نوح میں فرمایا کہ یہ معصیت ہوگی کہ خدا کے اس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کردوں نیز ٹیکہ کرانے سے لازم آئے گا کہ گویا میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہیں لایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اور آپ کے گھر والوں کو اور سچے پیروؤں کو اس موذی مرض سے خارق عادت طور پر محفوظ رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو متبعین بھی ایسے عطا فرمائے تھے کہ جن کے توکل علی اللہ کے واقعات شہرتِ عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ جیسے سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی اور دیگر کئی احباب کرام۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توکل علی اللہ کی مضبوط چٹان پر قائم فرما دے۔ آمین

بدوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ اور بدوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔ یہ نہیں کے قرآن کریم کے خلاف بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 339)

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

(ا۔ع۔ملک،اسلام آباد)

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — دل عشقِ محمدؐ کی غلامی سے ہیں معمور
مہدؑی کے ثناخواں ہیں تو ہم خادمِ مسرور — خواہش کہ رہے پیشِ نظر چہرہ دلدار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — ہر ہاتھ ہے تھامے ہوئے دامانِ خلافت
اپنے تو رگ و پے میں اطاعت ہی اطاعت — ہر فرد یہاں عجز و مروت میں ہے سرشار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — سچائی و اخلاص پہ ہر آن قدم ہے
ہر ایک کے ہاتھوں میں محبت کا علَم ہے — ہم بے کس و مجبور کے ہمدرد و مدد گار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — اس دور میں ہر قوم ہی دُنیا میں مگن ہے
انصار کو پر دین ...... کی لگن ہے — ہم نے بڑے چاؤ سے چُنی ہے رہِ دُشوار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — ہم بیج ہیں بویا ہوا اک فضلِ عمر کا
ہر سمت گھنا سایہ ہے اس پاک شجر کا — ہر شاخ ہے اس پیڑ کی سرسبز و ثمر بار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — کافی ہے ہمیں چشمِ خلیفہ کا اشارہ
رہبر بھی وہی ہے ،وہی دلدار ہمارا — ہر حال میں دربارِ خلافت کے وفا دار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — پڑھائیں گے کُل دنیا کو ایمان کا کلمہ
اللہ کی توحید کے اعلان کا کلمہ — ہاتھوں میں دلائل کی ہے اک تیغِ چمکدار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — تارک جو نمازوں کے ہوں ہم کو نہیں بھاتے
لنگڑے تو کبھی فوج میں رکھے نہیں جاتے — ہر غافل و بے دین سے ہم لوگ ہیں بے زار

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار

ہم خدمتِ دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار — رونق ہے ...... کی تو انصار کے دم سے
لے آئے ہیں گھر والوں کو بھی عقل و فہم سے — فعّال ہیں خدّام ،تو انصار ہیں ہشیار

خلافت کی دعاؤں کے ثمرات

''میرا بھڑکا'' سے نئے شہر تک کا سفر

(مکرم راجہ عبدالقدوس صاحب، میرپور)

میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر کی جماعت کو 1965ء کی جنگ میں چارکوٹ مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں نے آباد کیا۔ اس جماعت کا شمار آزاد کشمیر کی سب سے بڑی جماعت میں ہوتا تھا۔ میرا بھڑکا کی جماعت میں سے بڑے نامی گرامی مربیان، ڈاکٹرز، مدرسین اور معلمین پیدا ہوئے۔ جو کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے علاوہ باہر کے ممالک میں جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

میرا بھڑکا کالونی منگلا ڈیم کے کنارے پر آباد تھی۔ گرمیوں میں ڈیم کا پانی تین اطراف سے اس کالونی کو گھیر لیتا تھا۔ سردیوں میں پانی اترنے کے بعد ہر طرف سبزہ اور ہریالی ہو جاتی تھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے زمین نے سبز مخملی چادر اوڑھ لی ہے۔ اس کالونی میں سو سے زائد احمدیوں کے گھر تھے۔ یہاں آباد ہونے کے بعد ہمارے بزرگوں نے جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف بہت توجہ کی۔ اور اس جماعت کو پاکستان کی دیگر جماعتوں کی طرح فعال اور منظم بنایا۔ ان بزرگوں کا ذکر نہ کرنا بھی ناانصافی ہوگی۔ ان میں سے مکرم دل محمد صاحب مرحوم، میاں شیر محمد صاحب، مکرم اکبر علی صاحب مرحوم، مکرم مولوی رمضان صاحب مرحوم، مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب مرحوم، مکرم قاضی ستار محمد صاحب مرحوم اور مکرم عبدالحق خادم صاحب مرحوم کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہ سب احباب اب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین۔

گاؤں میں ہمارے ساتھ غیر از جماعت بھی رہائش پذیر تھے۔ یہ سب لوگ عرصہ 40 سال سے ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کر رہے تھے کہ 2005ء میں گورنمنٹ آف پاکستان نے منگلا ڈیم کو مزید 40 فٹ بلند کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس اضافے سے ڈیم کے کنارے آباد پندرہ بیس گاؤں نے پانی کی نذر ہو جانا تھا۔ سب لوگوں کی طرح احمدی احباب میں بھی بے چینی پھیل گئی۔ یہ اعلان ہم سب کیلئے کسی بم سے کم نہ تھا۔ مکرم امیر صاحب ضلع میرپور نے تمام احباب کو تلقین کی کہ حضور انور ایدہ اللہ کو دعا کیلئے خط لکھیں اور ساتھ ہی صدر صاحب مقامی میرا بھڑکا کو ہدایت فرمائی کہ فوری طور پر ایک کمیٹی بنائیں جو جماعت کیلئے کوئی اور مناسب جگہ تلاش کرے۔ خاکسار بھی اس کمیٹی میں شامل تھا۔ ہم چار لوگ ہر اتوار کو میرپور کے گرد و نواح کے علاقوں میں زمین کی تلاش میں جاتے اور ہر دفعہ مایوس لوٹ آتے۔ کیونکہ خدا کو کچھ اور

ہی منظور تھا۔ ایک سال تک یہ تلاش جاری رہی۔ لیکن کوئی جگہ نہ مل سکی۔ اسی دوران جلسہ سالانہ U.K قریب آ گیا۔ اللہ کے فضل سے میرا ویزہ لگ گیا۔ ان دنوں میرا بھڑ کا کی جماعت سخت پریشان اور تذبذب کا شکار تھی۔ اسی پریشانی کے عالم میں جلسہ سالانہ 2006ء کیلئے روانہ ہو گیا۔ یہ میرا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ میں شامل ہونے کا پہلا تجربہ تھا۔ خلیفہ وقت کو دیکھنا اور دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے احمدیوں سے مل کر خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

جلسہ کے بعد جب ہجوم کم ہوا تو خاکسار نے حضور انور سے شرف ملاقات کیلئے درخواست کر دی۔ آخر کار وہ دن بھی آ گیا جب حضور انور سے ملاقات کرنی تھی۔ اپنی باری پر اندر گیا۔ دل میں کچھ گھبراہٹ تھی۔ جونہی اندر داخل ہوا حضور نے کھڑے ہو کر عزت افزائی فرمائی۔ میری خوشی قابل دید تھی۔ فوراً حضور نے مجھے اپنے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ بیٹھ جائیں اور پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ عرض کی میرپور آزاد کشمیر سے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور خاکسار نے میرا بھڑ کا جماعت کی تمام صورتحال حضور انور کی خدمت میں عرض کر دی۔ حضور نے فرمایا جب تک گورنمنٹ آپ کو کوئی مناسب جگہ نہیں دیتی آپ لوگ وہاں سے نہ ہلیں۔ عرض کی حضور انہوں نے پانی چھوڑ دینا ہے۔ فرمایا آپ بھی ڈٹے رہیں۔

ملاقات کے بعد میں تین ماہ لندن رہا اور اسی دوران ایک مرتبہ پھر ملاقات کی توفیق ملی۔ جونہی اندر گیا حضور نے فرمایا آپ ابھی واپس نہیں گئے اور کیا بنا ڈیم کا؟ عرض کی ابھی کچھ نہیں ہوا سب احباب پریشان ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ فرمایا انشاءاللہ بہتر ہو گا آپ پاکستان کب جا رہے ہیں؟ عرض کی انشاءاللہ تین چار دنوں تک۔ فرمایا واپس جا کر تمام جماعت کو میرا سلام پہنچا دیں اور تسلی دیں آپ پریشان نہ ہوں۔ دعائیں کریں انشاءاللہ آپ سب کے ساتھ انصاف ہو گا۔ یوں خلیفہ وقت کی دعائیں سمیٹ کر واپس آ گیا اب یہاں ڈیم کا باضابطہ کام شروع ہو گیا۔ سروے ہونے لگے اور لوگ مزید پریشان ہو گئے۔ 2007ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کرنے کی توفیق دی۔

جلسہ کے بعد حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ میں قربان جاؤں اپنے محبوب آقا کی یادداشت پر فرمایا۔ ہاں بھئی کیا بنا آپ کے ڈیم کا؟ بن گیا ہے کیا؟ عرض کیا ابھی تو نہیں بنا لیکن کوڈنگ شروع کر دی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ میرا بیٹا جو جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا، بھی ہمراہ تھا حضور انور نے اس سے جامعہ احمدیہ کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ اکیس دن قیام کرنے کے بعد واپسی ہوئی اس دوران تمام متاثرین کو نوٹس جاری ہو گئے۔

2008ء میں خاکسار پھر جلسہ سالانہ یوکے میں شریک ہوا۔ بعد از جلسہ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے فوراً پوچھا آپ کا ڈیم کہاں تک پہنچا کوئی جگہ وغیرہ ملی کہ نہیں۔ عرض کی حضور پرنور کی دعاؤں سے بہتری آئی ہے فہرستیں بن رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا انشاءاللہ اس جگہ سے بہتر جگہ ملے گی۔ چنانچہ یہ عاجز واپس وطن آ گیا۔ یہاں آ کر پتا چلا کہ نوٹس جاری ہو گئے ہیں کہ شادی شدہ جوڑے کو ایک پلاٹ اور ساڑھے پانچ لاکھ روپے ملیں گے۔ میرا بھڑ کا کی جماعت میں ہماری ایک ڈبل سٹوری بیت الذکر، ایک گورنمنٹ گرلز مڈل سکول اور ایک گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول تھا۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور انور کی دعاؤں سے میرپور شہر میں ہمیں ایسی جگہ الاٹ

ہوئی ہے جوتمام جگہوں سے اونچائی پر واقع ہے۔ہمیں متاثرہ بیت الذکر کے بدلے میں ساڑھے چار کنال زمین بھی الاٹ ہوئی ہے۔قبرستان کے لیے چوبیس کنال رقبہ اور جنازہ گاہ کے لئے پانچ کنال رقبہ الاٹ ہوا۔گرلز اور بوائز سکول کے لئے بھی جگہ الاٹ ہوئی۔جبکہ تمام احباب کے لیے اپنے اپنے پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں۔کشادہ سڑکیں، سیوریج، انڈرگراونڈ بجلی وسٹریٹ لائیٹس اور پانی کا بہترین نظام ہے۔تقریباً سبھی احباب نے اپنے اپنے گھر بنا لیے ہیں یہ سب ہمارے پیارے امام کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ان دعاؤں کے وارث صرف احباب جماعت ہی نہیں بنے بلکہ تمام وہ متاثرین بھی بنے جو ڈیم ایریا کی وجہ سے ہجرت پر مجبور ہوئے۔

اس بستی کیلئے وہ بزرگانِ سلسلہ جو وقتاً فوقتاً یہاں تشریف لاکر دعائیں کرتے رہے ان میں مکرم وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم ناظر دعوت الی اللہ، مکرم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی وصدر انصاراللہ پاکستان، مکرم وکیل المال اوّل اور کئی مربیان سلسلہ اور احمدی احباب شامل ہیں۔جنہیں ہم نہایت قدر کی نگاہوں سے جانتے ہیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس بستی کو ایسی مقدس بستی بنا دے جیسی بستی کے لئے پیارے حضور نے دعائیں مانگی ہیں۔ تمام لوگ آپس میں ایسے اتفاق، پیار اور محبت سے رہیں جس کی مثال رہتی دنیا تک قائم رہے۔کیونکہ یہ بستی سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔اس کا جتنا بھی ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

زندہ اور روشن مثال

(مکرم مظفر مسعود ملک ،قلعہ کالروالہ)

حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری عمر تقریباً 18 یا 19 برس کی تھی جب کہ دسمبر 1903ء میں خواب میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی۔اِس سے پہلے میں نے حضور کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اِس کے بعد مجھے آئینہ کمالاتِ اسلام اور تریاق القلوب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔جن کے مطالعہ سے میری طبیعت کا رجوع سلسلہ احمدیت کی طرف ہوا۔1906ء میں میں نے استخارہ کیا۔کوجرہ ضلع لائل پور میں میری ملازمت تھی۔ صبح کی نماز کے بعد مجھے کشفی طور پر عین بیداری کی حالت میں سیڑھیاں دکھائی گئیں۔ہر ایک سیڑھی پر بورڈ لگا ہوا تھا۔ آخری سیڑھی کے درمیان سرخ زمین پر سفید لفظوں میں (یعنی اُس کی بیک گراونڈ سرخ تھی) سفید لفظوں میں ایک بورڈ نظر آیا جس پر موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا "مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود" کہتے ہیں کہ ستمبر 1907ء میں رعیہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے سسر کو ملنے گیا جہاں وہ جمعدار تحصیل تھے۔میری ملاقات مکرم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم انچارج ہسپتال رعیہ سے ہوئی۔اُن کے ہمراہ میں قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ظہر کی نماز کے وقت زیارت کی۔جو حلیہ حضور کا 1903ء کی خواب میں میں نے دیکھا تھا وہ حلیہ اُس وقت تھا اور کپڑے بھی ویسے ہی تھے"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا اختتامی خطاب 29 دسمبر 2013ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2013ء)

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

''حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم فہم قرآن'' کے نام سے ایک اچھی اور ضخیم کتاب مرتب کی''

''ادب المسیح'' کے نام آپ کا ایک بڑا اچھا شاہکار ہے

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 21 فروری 2014ء کے خطبہ میں محترم صاحبزادہ موصوف کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کے ایک صاحبزادے...... یہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے جو بہار کی رہنے والی تھیں۔ ان کا نام مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ہے جو 17 فروری کو...... طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 82 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ میرے ماموں بھی تھے۔

خدماتِ سلسلہ

24 مارچ 1932ء کو پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن میں وقف کیا ہوا تھا اور اس لحاظ سے آپ کی تربیت اور تعلیم کے مراحل طے کرائے گئے تھے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک پرائیویٹ پاس کیا۔ 1958ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ لاہور لاء کالج سے 1962ء میں اس شرط پر ایل ایل بی کیا کہ اس کی پریکٹس نہیں کرنی۔

1962ء میں آپ خدماتِ سلسلہ کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے۔ 1962ء سے 1969ء تک بطور پرنسپل سیکنڈری سکول سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی۔ علمی شخصیت کے مالک تھے۔ بیس سال کی محنت و تحقیق کے بعد قرآنِ کریم کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر و تفسیر کے بحرِ بے کراں کا احاطہ کرتے ہوئے قیمتی ارشادات اور اردو، فارسی اور عربی اشعار کا چناؤ اور الہام اکٹھے کر کے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم فہم قرآن'' کے نام سے ایک بڑی اچھی اور ضخیم کتاب مرتب کی جو 2004ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو ادب پر مشتمل اشعار کی دوسری کتاب بھی 'ادب المسیح' کے نام سے شائع کی۔ یہ بھی ایک بڑا اچھا شاہکار ہے۔ ان کی شادی 1959ء میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں تھے، اُن کی بیٹی طاہرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اور ان کے چار بچے تھے۔ ایک عزیزم مرزا سلیمان احمد، یہ امریکہ میں ہیں۔ اور تین بیٹیاں ہیں۔ امۃ المومن حنا جو ڈاکٹر خالد تسلیم احمد صاحب ربوہ میں ہیں، اُن کی اہلیہ اور ایک مینا مبارکہ، مرزا احسن احمد کی اہلیہ اور امۃ السمیع فرخ احمد

خان کی اہلیہ ہیں۔

سیرالیون میں ایک عرصہ رہے ہیں۔آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بو (Bo) شہر میں پہلی مرتبہ جماعت کے کسی سکول میں سائنس بلاک کا قیام عمل میں آیا۔تو آپ کی اہلیہ کہتی ہیں بہت محنت اور توجہ سے سارا سارا دن کھڑے ہو کر اس بلاک کی تعمیر کروایا کرتے تھے۔قمر سلیمان صاحب سیرالیون دورے پر گئے تھے تو کہتے ہیں سیرالیون کے لوگ ابھی تک صاحبزادہ صاحب کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔یتیموں کی پرورش کا بھی خیال کرتے تھے۔خاموشی سے اُن کی مدد کرتے رہتے تھے۔اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔دوستی خوب نبھاتے تھے۔اپنے ایک بہت قریبی اور ہر دلعزیز دوست کی وفات کے بعد جس کی اولاد جو ابھی چھوٹی تھی، اُن کا بڑا خیال رکھا، اُن کی شادیاں کروائیں اور دوستی کے رشتے کو انہوں نے بڑا نبھایا۔

حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی اولاد میں سب سے زیادہ فارسی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔فارسی بڑی اچھی ان کو آتی تھی۔حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔اور اسی کی وجہ ہے کہ آپ نے جو تعلیم فہم القرآن کتاب لکھی ہے، یہ لکھی ہی نہیں جا سکتی جب تک اُس میں اچھی طرح مطالعہ نہ ہو۔بہرحال آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب یا شاید ساری کتب بیس پچیس مرتبہ انہوں نے پڑھیں۔قادیان سے بھی بڑی غیر معمولی محبت تھی۔دو چار سال سے اُن کی صحت کافی خراب تھی، پھر بھی پچھلے دو سال باقاعدگی سے قادیان جلسے پر جاتے رہے۔دعا پر بھی آپ کو بڑا یقین تھا۔آپ کی بیٹی نے بتایا کہ انہوں نے کسی (رفیق) کا قصہ بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے درجات بلند ہوتے جا رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میرے تو ایسے اعمال نہ تھے۔اس پر اُنہیں بتایا گیا کہ تم نے جو اپنی نیک اولاد چھوڑی ہے وہ ہر وقت تیرے لئے دعا کرتی ہے اور اس سے ہر روز تیرے درجے میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہتی ہیں، اپنے بچوں کو نصیحت کرتے تھے کہ میرے لئے دعا کرتے رہنا۔ اللہ کرے کہ ان کی اولاد نیکیوں پر قائم ہو۔جس طرح کہ وہ دیکھنا چاہتے تھے حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) نے اپنی اولاد اور اپنی جماعت کے لئے جو دعائیں کی ہیں اس دعا کے مصداق اور ان کے بچے بھی اور باقی افرادِ خاندان بھی اور جماعت بھی بنے۔حضرت مصلح موعود نے بچوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولادیں اور اُن کی اولادیں ابد تک تیری امانت ہوں جس میں شیطان خیانت نہ کر سکے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں۔

(میری سارہ، انوار العلوم جلد 13 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ، صفحہ 189)

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرمائے، رحم کا سلوک فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے۔ان کے بچوں کو بھی حقیقت میں اُس خون کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں۔مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا۔لیکن اس میں عاجزی اور اخلاص اور وفا کا بے انتہا اظہار تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے خاص تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے'' (الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 مارچ 2014ء)

مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا۔

علم کی ترویج

(مکرم ابوالاسد صاحب)

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجے میں اہل عرب میں انقلاب برپا ہوگیا۔ وہ جو پہلے جہالت اور گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے ہدایت و رشد کے داعی بن گئے۔ وہ جو ضلالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے علم وحکمت کے مبلغ بن گئے وہ جن کی سیاہ کاریوں سے عرب کی تاریخ شرمندہ ہورہی تھی راستی اور پاکیزگی کے مینار بن گئے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان میں خاتم الانبیاء کا نزول ہوا۔ وہ سراج منیر طلوع ہوا جس کی تابناک کرنوں کے آگے دنیا کے تمام چراغ ماند پڑ گئے۔ وہ جس کے سینہ مطہر پر جب آسمانی نور برسا تو وہ نور علی نور ہوگیا جس سے نور کے سوتے پھوٹے اور ہر ایک اندھیرے کو اجالے میں بدلنے لگے۔ علم و معرفت رشد و ہدایت کا نور ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے سینہ کو منور کرنے لگا۔ یوں ہر طرف اجالا ہوتا چلا گیا۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو اللہ نے حکم دیا کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (الحجر:95) جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے جو شریعت تم پر نازل ہورہی ہے اسے دوسروں تک پہنچا۔ اور بار بار تبلیغ کا حکم دے کر تمام مسلمانوں کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ جو پاک تعلیم تم تک پہنچی ہے اب تمہارا کام ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچاتے چلے جاؤ۔ تاکہ دنیا کے تمام اندھیرے دور ہوں اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگانے لگے۔

اس حکم ربانی کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو جہاں علم کے حصول کی کوشش کرنے کی ترغیب دلائی وہاں اس بات کی بھی تلقین فرمائی کہ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ کہ اللہ اس شخص پر فضل و کرم فرمائے جو مجھ سے کوئی بات سنے اسے یاد رکھے اور پھر اسے دوسروں تک پہنچائے۔ بعض دفعہ جس تک کوئی بات پہنچائی جائے وہ زیادہ سمجھنے والا اور یاد رکھنے والا ہوتا ہے بنسبت اس کے جو خود بات سنتا ہے۔ صحابہ جو عشاق صادق اور اطاعت کا مجسمہ تھے نے اس نصیحت پر بھی کما حقہ عمل کیا اور اس قیمتی متاع کو دوسروں تک اور اگلی نسلوں تک خوب خوب پہنچایا۔ وہ اس فرض کی ادائیگی میں اس قدر پرعزم تھے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں اگر تم میری گردن پر تلوار رکھ دو اور مجھے قتل کرنے لگو اور میں سمجھوں کہ قتل ہونے سے قبل میں تمہیں کوئی ایسی بات سنا سکوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو میں ضرور سناؤں گا۔ (بخاری کتاب العلم)

علم کے حصول اور اسکو پھیلانے میں اس قدر تلقین فرمانا اور صحابہ کے دل و دماغ میں اس حکم کا نقش ہو جانا بتاتا ہے کہ علم کی ترویج نہایت ضروری اور بہت بنیادی حکم ہے۔ کیونکہ علم ایک روشنی ہے اور اسکا عدم جہالت اور اندھیرے ہیں۔ ایک انسان دوسرے کو مختلف انداز میں فائدہ پہنچا سکتا ہے لیکن سب سے بڑا فائدہ جو وہ پہنچاتا ہے وہ علم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ مَا أَفَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فَائِدَةً أَحْسَنَ

مِنْ حَدِيثٍ حَسَنٍ بَلَغَهُ فَبَلَّغَهُ کہ کسی مسلمان نے اپنے بھائی کو کسی بات سے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا کسی اچھی بات کے پہنچانے سے پہنچایا ہے جو اس تک پہنچی ہو۔ (جامع بیان العلم وفضلہ) اسی لئے رسول اللہؐ نے ایسے لوگوں کو جو علم حاصل کرتے ہیں اور پھر اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں خلفائی یعنی میرے جانشین قرار دیا ہے۔ آپؐ نے ایک بار تین مرتبہ خلفائی خلفائی خلفائی فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں تو فرمایا اَلَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا عِبَادَ اللّٰهِ وہ جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔ (الإبانة الكبرى لابن بطة)

علم حاصل کر کے پھر اسے دوسروں تک پہنچانا۔ کوئی مفید بات پڑھ کر اسے دوسروں تک پہنچانا۔ کوئی اچھی بات سن کر اسے دوسروں تک پہنچانا بہت بڑی نیکی ہے۔ رسول اللہؐ نے اسے بہترین صدقہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يَنْشُرُهُ (جامع بیان العلم و فضلہ) کہ کسی بھی شخص نے علم کے پھیلانے سے افضل صدقہ نہیں دیا۔ صدقات کی برکات سے کون واقف نہیں ہے۔ صدقات پریشانی دور کرنے کا نتیجہ مُنتج ہیں، صدقات گناہوں کی معافی کا موجب بنتے ہیں، صدقات اموال کے تزکیہ اور اموال میں برکت کا موجب بنتے ہیں یہ تمام خوبیاں علم کی ترویج میں بھی پائی جاتی ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر۔ اسکی وجہ واضح ہے کہ صدقہ دے کر ہم کسی کی بھوک دور کرتے ہیں اور ایک عارضی فائدہ اسے پہنچاتے ہیں لیکن اگر اسے کوئی علم کی بات یا کوئی ہنر سکھا دیں تو اسکی دائمی ضروریات پوری کرنے کا سبب بن رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سب سے زیادہ سخی ہے اور بنی آدم میں میں سب سے بڑھ کر سخی ہوں اور میرے بعد وہ سخی ہے جو وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ۔ یعنی وہ شخص جو علم حاصل کرتا ہے پھر اسے ہر طرف پھیلا دیتا ہے اور بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس لئے قیامت کے دن وہ ایک شخص ایک امت کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ یعنی اسکی تعلیم سے ایک امت نے فائدہ اٹھایا اور اپنے طور طریق بہتر کر لئے تو یہ سب امت اسی کی مرہون منت ہوں گے اس لئے وہ ایک امت ہوگا۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ ذَلِكَ مَا عَمِلَ بِهِ عَامِلٌ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ شَيْءٌ۔ جس نے کسی کو کچھ سکھایا اور اس نے اس پر عمل کیا تو جتنا عمل کرنے والے کو ثواب ہوگا اتنا ہی ثواب علم سکھانے والے کو بھی ہوگا۔ لیکن عمل کرنے والے کا ثواب کم نہیں ہوگا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علم کی بات جس سے لوگوں کو فائدہ ہو پہنچانے کا کتنا بڑا ثواب ہے۔ اس سے سیکھ کر ایک شخص جو نیک کام کرے گا یا فائدہ اٹھائے گا۔ تو جتنا اسے ثواب ہوگا اتنا ہی ثواب سکھانے والے کو بھی ہوگا۔ گویا ایک شخص جو ایک قوم کو سکھاتا ہے تو تمام قوم کی نیکیوں کا ثواب جمع ہو کر اسکے اعمال نامہ میں بھی جمع ہوتا جائے گا۔

پس دوسروں کو سکھانا، انکی معلومات میں اضافہ کرنا اور انکو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا انہیں ہدایت کا راستہ دیکھانا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ جس کا کوئی بدل نہیں۔ یہ ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ بھی علم کو خزانے سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ وَلَا يَتَحَدَّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الذَّهَبَ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ کہ جو شخص علم حاصل تو کرتا ہے مگر وہ دوسروں کو نہیں سکھاتا اسکی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس سونے کا خزانہ ہو مگر وہ اسے خرچ نہ کرے۔ اور مفلس کا مفلس ہی بنا رہے۔ لیکن جب علم کو آگے پھیلاتا ہے تو گویا وہ اپنے خزانہ سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور اللہ کے

فضلوں اور برکتوں سے مالا مال ہو رہا ہے۔

اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے علم حاصل کر کے اسے آگے دوسروں تک پہنچانے والوں کو قوم کے قابل رشک وجود قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہئے ایک وہ شخص جو اللہ کے رستہ میں اپنے اموال بے دریغ خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا (بخاری کتاب الزکوۃ) جو جسے اللہ تعالیٰ علم و حکمت عطا کرتا ہے اور وہ اسکے مطابق فیصلے کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کا معلم بنا کر بھیجا ہے اور ہمارے امام کو سلطان القلم اور اسکے قلم کو ذوالفقار کا خطاب دیا ہے۔ پس ہمارے غالب آنے کا ہتھیار علم کا ہتھیار ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ:

''آج ہمارے غالب آنے کے ذرائع بھی علم و حکمت ہی ہیں۔ ہم نے ان ہتھیاروں کو خوب سجانا ہے اور اس علم کے خزانے کو خوب بانٹنا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ امام الزماں آکر اس قدر دولت بانٹے گا کہ لوگ قبول نہیں کریں گے۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ان خزانوں کو ہر طرف عام کریں۔ جو بھی حق و حکمت کی بات سنیں یا پڑھیں یا کسی سے سیکھیں اس سے ایک بخیل کی طرح صرف خود ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ ایک سخی کی طرح اس خزانے کو دوسروں میں بانٹیں''

(خطبہ جمعہ 14 دسمبر 2007 بحوالہ خطبات مسرور جلد پنجم)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ ایک صدقہ ہے اور صدقہ بھی ایسا ہے جو صدقہ جاریہ ہے کہ دوسروں کو علم سکھاؤ تو تمہاری طرف سے ایک جاری صدقہ شروع ہو جاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004 بحوالہ خطبات مسرور جلد دوم)

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک

''آج پھر پاکستان کے حالات کے بارے میں بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شر پسند لوگوں سے اس ملک کو بچائے اور احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے اور اُن سب لوگوں کو محفوظ رکھے جو امن کے خواہاں ہیں اور اس فتنہ و فساد سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کا حصہ نہیں۔ اسی طرح سیریا کے حالات کے بارے میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ گزشتہ دنوں پھر ایک احمدی کو بلا وجہ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بعض بڑی حکومتیں اس بات کو سمجھ نہیں رہیں کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو کیا خوفناک صورت حال پیدا ہونے والی ہے۔ دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں''

(خطبہ جمعہ 7 مارچ 2014 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ تا 3 اپریل 2014ء)

اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 53 کتب کی آڈیوز دستیاب ہیں۔

یہ آڈیوز USB اور میموری کارڈ میں مہیا کی جاسکتی ہیں۔

USB 16GB Rs:1100

ان آڈیوز کو آپ ذاتی میموری کارڈ یا USB میں فری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

﴿شعبہ سمعی بصری مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

0336-7416116

بلڈ پریشر کے بارہ میں آگاہی

(مرسلہ: مکرم محمد ایوب قمر صاحب لاہور)

واشنگٹن میں حالیہ ایک نئی تحقیق کے مطابق نوجوانوں کے لیے اپنی صحت کا خیال رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ معمر افراد کے لیے۔ اس تحقیق میں ہائی بلڈ پریشر اور نوجوانوں پر ہائی بلڈ پریشر کے اثرات پر بات کی گئی طبی ماہرین کے مطابق ہائی بلڈ پریشر سے دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے طبی ماہرین تلقین کرتے ہیں کہ بلڈ پریشر کو سنجیدگی سے لیا چاہیئے۔

تحقیق بتاتی ہے کہ جو نوجوان ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہیں، وہ دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں یا پھر ان میں فالج میں مبتلا ہونے کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ تحقیق کے مطابق ایسے نوجوان جنہیں تیرہ سے انیس برس یا بیس سے پچیس برس کی عمر میں ہائی بلڈ پریشر کی بیماری ہو جاتی ہے، جلد ہی دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق جب یہ نوجوان 35 سے 50 سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان میں دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا امکان دوسروں کی نسبت کہیں زیادہ ہو جاتا ہے۔

اس بارے میں نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر نورینہ ایلین نے ایک تحقیق کی جس میں 18 سے 30 برس کی عمر کی خواتین و حضرات میں ہائی بلڈ پریشر کا جائزہ لیا گیا۔

اس تحقیق میں تقریباً 5,000 لوگوں نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر نورینہ ایلین کے مطابق، جن افراد کو مڈل ایج میں ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق تھا ان میں 50 سال کی عمر تک دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا امکان اپنے دیگر ہم عصروں کی نسبت زیادہ تھا۔ یہ تحقیق امریکن جرنل آف میڈیسن میں شائع کی گئی۔

طب قدیم میں ہائی بلڈ پریشر سے بچاؤ

ہائی بلڈ پریشر کو جدید طب کے ماہرین تو لاعلاج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن نیچرو پیتھی (طب قدیم) کے ماہرین آج بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہر بیماری غذائی اجزاء کی کمی یا بیشی سے پیدا ہوتی ہے اور اگر اس افراط و تفریط کو اعتدال میں بدل دیا جائے تو مرض سے چھٹکارا ممکن ہے۔ ہائی بلڈ پریشر سے بچاؤ اور چھٹکارے کے لئے غذائی پرہیز ضروری ہے تاکہ اس پر عمل پیرا ہو کر آپ خاطر خواہ حد تک نہ صرف بلڈ پریشر کے حملے سے محفوظ رہ سکیں گے بلکہ اس کے اثرات بد سے بھی بچنے والے بن جائیں گے۔ نمکین اور تیز مصالحہ جات والے کھانے، بڑا گوشت، کلیجی، مغز، گردے، انڈا، سری پائے اور حیوانی چکنائیوں سے ممکنہ حد تک بچنے کی کوشش کریں۔ تلی ہوئی اشیاء جیسے پراٹھا سموسے، پکوڑے، چپس، نمکو، آلو اور قیمے والے نان اور بیکری کی مصنوعات سے حتی المقدور دور ہی رہیں تو اچھا ہے۔ بناسپتی کی بجائے پکانے کا تیل استعمال کیا جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔

اور اگر سرسوں کا تیل یا دیسی گھی دستیاب ہو جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ دونوں کیمیائی اجزاء سے پاک ہیں۔ آجکل اطباء تیل اور گھی کو زیادہ بازاری تیلوں کی نسبت

زیادہ موزوں سمجھتے ہیں۔چائے، کافی، کولا مشروبات اور سگریٹ نوشی وغیرہ سے پرہیز صحت مند زندگی کی دلیل مانا جاتا ہے۔چاکلیٹ، جام، کیچپ اور چٹنیاں وغیرہ بھی سوائے چسکے کے کچھ فوائد کی حامل نہیں ہوتیں لہٰذا ان سے بھی بچا جانا چاہیے چینی، نمک اور سیر شدہ چکنائیوں کا کم سے کم استعمال نہ صرف بلڈ پریشر بلکہ کئی دیگر جسمانی عوارض سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ کفایت شعاری میں ہی صحت اور دانشمندی ہے۔

اپنی روز مرہ خوراک میں لہسن، پیاز، ٹماٹر، سبز مرچ، کچی سبزیاں، سلاد، پھل اور پھلوں کے رس لازمی شامل کریں۔ سال میں دو بار جسمانی ٹیسٹ بھی کرواتے رہیں تا کہ ہمیں اپنی بدنی حالت سے آگاہی رہے۔

بلند فشار خون کا گھریلو نسخہ

ہمیشہ اس بات کا اہتمام کریں کہ طبیب کے مشورہ کے بغیر کوئی دوائی نہ لی جائے۔کسی بھی بیماری میں خود معالج بننا نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔بلڈ پریشر کا ایک نسخہ پیش ہے۔

مرچ سیاہ دس گرام، دھنیا دس گرام، اسرول دس گرام، اسطوخودوس دس گرام، صندل دس گرام اور گل بنفشہ دس گرام سفوف بنا کر زیرو سائز کیپسول میں بھر کر صبح و شام ایک کیپسول سیب کے جوس کے ساتھ کھائیں۔پندرہ دن متواتر کھانے کے بعد درمیان میں وقفہ ڈالیں۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو پندرہ دن دوبارہ استعمال کریں۔

یہ نسخہ بلڈ پریشر کے لئے انتہائی مفید ہے۔خیال رہے روزانہ چیک کرواتے رہیں اور ریڈیو زمناسب ہونے پر ایک کیپسول کر دیں۔مذکورہ دوا سے بلڈ پریشر میں غیر ضروری کمی بھی واقع ہو سکتی ہے لہٰذا ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔

ورزش کو انسانی صحت اور تن درستی میں بنیادی مقام حاصل ہے۔جس قدر ممکن ہو سکے کسرتِ بدن کی جائے کیونکہ ورزش سے بدن انسانی میں نظام دورانِ خون بہتر حالت میں کارکردگی سرانجام دینے لگتا ہے۔اگر بوجوہ ورزش نہ کر سکتے ہوں تو صبح کی سیر کو اپنے معمول کا لازمی حصہ بنائیں۔صبح کی سیر ہمیں لاتعداد بدنی مسائل سے بچاتی ہے۔رات کو کھانا کھانے کے فوراً بعد سونے کی روش بھی بے شمار امراض پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔اور ہمارے معاشرے میں تو یہ ایک عادت کا رنگ اختیار کرتی جارہی ہے۔اسی طرح ذہنی دباؤ اور اعصابی تناؤ سے بھی بچنا چاہیے۔

ورزش سے منہ مت موڑیئے آج کی مصروف زندگی میں بہت سے مرد وزن کو ورزش کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔لیکن یہ عمل صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔وجہ یہ ہے کہ یوں نہ صرف موٹاپا چمٹتا ہے، بلکہ ہائی بلڈ پریشر بھی آ دھمکتا ہے۔لہٰذا مصروفیت جتنی بھی ہو، ورزش کرنا نہ بھولیے۔ہفتے میں پانچ دن آدھا گھنٹہ ورزش کیجیے اور موٹاپے و ہائی بلڈ پریشر کو دور رکھیے۔ورزش سے خون کی نالیاں کھلتی ہے۔یوں شریانوں اور نسوں میں خون کا دباؤ نارمل رہتا ہے۔لہٰذا باقاعدگی سے ورزش آپ کو صحت مند رکھے گی۔

بدخلقی، تکبر، غرور، حسد، لالچ خود غرضی، انتقام اور بے رحمی کو دل میں کبھی بھی جگہ نہ دیں۔بالخصوص حسد، غضب اور انتقام انسان کو ذہنی طور پر ماؤف کر کے رکھ دیتے ہیں لہٰذا ان سے ممکنہ طور پر بچنا چاہیئے۔اچھے اخلاق تواضع، ایثار، عاجزی، رحم دلی، عفوو درگزر، تحمل برداشت اور قربانی کے جذبات کو پروان چڑھا کر ہم تمام رذیلہ اور موذی امراض سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔دوسروں کے کام آ کر انسان کو ایک گونہ سکون اطمینان نصیب ہوتا ہے۔در اصل یہی اطمینان ہی ذہنی آسودگی کا سب سے بڑا سبب بنتا ہے اور آسودگی ہی صحت کا بنیادی راز ہے۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء

ایم ٹی اے MTA کے فوائد و برکات

(مرسلہ: مکرم قمر الدین صاحب، ملتان)

قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کی بعثت کا مقصد امت کی اصلاح اور دینِ حق کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے ضروری تھا کہ اس کے زمانہ میں رسل و رسائل اور پیغام رسانی کے ایسے وسائل میسر ہوں جن کے ذریعہ تیزی کے ساتھ ساری دنیا میں پیغام رسانی کا فریضہ سرانجام دیا جا سکے۔ چنانچہ قرآن کریم، بائبل اور احادیث نبویہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے امام مہدیؑ کے زمانہ میں پیغام رسانی کے جدید ذرائع میسر ہونگے اور امام مہدی کا پیغام پہنچانے کیلئے ان ذرائع سے استفادہ کیا جائے گا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ:

اور جب (مختلف) نفوس جمع کئے جائیں گے‘‘ (التکویر:8)

اس آیت میں ذرائع رسل و رسائل اور سفر کی آسانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آ جائے گی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو جائیں گے۔ جیسے تار، ریڈیو، ڈاکخانہ، فون، ریل اور چھاپہ خانہ وغیرہ۔ قرآن کی یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہوئی اور قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور میں ایک نئی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو آسمانی مائدہ عطا فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کے آغاز کے موقع پر فرمایا:

’’یہ عالم گواہ ہے جو احمدیت کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح (موعود) کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی اور حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کو آسمانی سفروں میں سب دنیا پر غالب کیا جائے گا‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 12 اپریل 1996ء)

عالمی بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ MTA کے ذریعے پہلی تاریخی عالمی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تاریخ عالم میں پہلا واقعہ ہے کہ کوئی بیعت لی جارہی ہو اور سارے عالم میں بیک وقت اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ اقرار کرنا ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی خدا کی تقدیر کا ایک اظہار تھا... یہ فرشتوں کی تحریک تھی کوئی اتفاقی خیال نہیں تھا‘‘

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1993ء)

سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا

پھر فرماتے ہیں:

’’ہم عاجز گنہگاروں اور کمزوروں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کو امت واحدہ میں تبدیل کرو۔ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی کہ دنیا سے تمام سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو اور وہ ہاتھ (۔) کا ہاتھ ہے اس ہاتھ

پر اکٹھا کرنے کیلئے ہماری مجبوریاں، ہماری بیکسیاں، ہماری بے بساطیاں حائل تھیں...مگر دیکھتے دیکھتے آسمان سے وہ تقدیریں نازل ہوئی ہیں جنہوں نے اس خواب کو آج ایک حقیقت میں تبدیل کردیا ہے''

(الفضل انٹرنیشنل 30رجولائی 1993ء)

اپنوں کی تربیت اور مخالفین کا دلائل سے منہ بند کرنا

ہمارے پیارے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین (دین حق) کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے دیئے ہیں۔پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔جوان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہورہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھے۔یعنی وہ کام جو آپؐ کے آقاو مُطاع ......نے کئے تھے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد تھے''

(خطبات مسرور، جلد6 صفحہ 217)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پھر فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرمادیا ہے جس کے ذریعہ سے (۔) کا کام ہورہا ہے'' (خطبات مسرور جلد5 صفحہ 420)

فضاؤں میں درود شریف کا پھیلنا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

''آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح (۔) کا پیغام نہیں پہنچ رہا جہاں آنحضرتؐ پر درود بھیجنے والے موجود نہیں دنیا میں اسوقت ایم ٹی اے کے ذریعے سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے اور جب ایم ٹی اے کے ذریعے درود پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو، اس کی فضاؤں میں وہ درود بہر حال پھیل رہا ہے''

(خطبات مسرور جلد8 صفحہ 131-132)

MTA کی نعمت

ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس آخری زمانہ میں ایسے وسائل اور ذرائع عطا فرماتا کہ امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو جاتے سو خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور سلسلہ احمدیہ کو MTA کی نعمت سے نوازا۔کتنے تاریخ ساز اور مبارک تھے وہ دن جب جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کے دور میں جولائی 1992 تک جلسہ سالانہ برطانیہ براہ راست ٹیلیویژن پر دکھانے کی توفیق ملی اور پھر 7رجنوری 1994ء سے باقاعدہ ایم ٹی اے کے نام سے روزانہ سروس کا آغاز کردیا گیا پھر اور 1996ء سے ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے کی نشریات لندن سے ساری دنیا میں کئی زبانوں میں جاری ہیں۔ان نشریات میں تلاوت قرآن کریم، ترجمہ، تفسیر، احادیث نبویہ کے تراجم وتشریح، حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات جمعہ، مجالس سوال و جواب، سیرت کے پروگرام، سائنسی پروگرام، زبانیں سیکھنے کے پروگرام، صحت سے متعلق پروگرام، کھانے پکانے کے بارے میں پروگرام، گیمز کے پروگرام، تفریحی مقامات کی سیر کے پروگرام وغیرہ شامل ہیں۔

جماعت کا پیغام کل عالم میں

آج ایم ٹی اے کے بابرکت انعام اور انتظام کی وجہ سے یہ آواز اب ہر شہر، ہر گاؤں، ہر گھر میں لاکھوں احمدیوں کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی الہامات پوری شان سے پورے ہوئے اور ہورہے ہیں۔

MTA کے پروگرام ساری دنیا میں جہاں افراد جماعت کی تربیت کیلئے بے انتہا مفید ثابت ہو رہے ہیں وہاں دعوت الی اللہ کیلئے بھی غیر معمولی طور پر مؤثر ثابت ہو رہے ہیں۔

ایم ٹی اے نے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا:

”یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانہ میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور پروگراموں کو سُنا کریں“

(خطبہ جمعہ 27/ستمبر 2013ء)

اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا

”پس میں یاددہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کیلئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کیلئے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام آ رہے ہیں جو علمی، روحانی اور دینی ترقی کا باعث ہیں“ (خطبہ جمعہ 18/اکتوبر 2013ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”جماعت لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے اس پر، اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افراد جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور جماعت کی سچائی ان پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور (دین حق) کی حقانیت کا انہیں پتا چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی MTA سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے“

(خطبہ جمعہ 18/اکتوبر 2013ء)

دنیا اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے

”اب تک ہم دو عالمی جنگیں دیکھ چکے ہیں۔ دنیا پھر اس لپیٹ میں آنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دنیا کے فوجی بجٹ باقی تمام ضروریات کو پسِ پشت ڈال رہے ہیں اور صرف فوج بڑھانے اور اسلحہ رکھنے اور فوجی طاقت بننے کی طرف دنیا کی زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اس لئے دنیا کو پھر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بدامنی دنیا میں مذہب کی وجہ سے نہیں پھیل رہی بلکہ لالچ اور سیاست اس کی وجوہات ہیں۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہندوستان کے ایک دور دراز قصبہ میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا سکتا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت یہ مشن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہ جہاں اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہے، وہاں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ثبوت ہے......بانی جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے“

(خطبہ جمعہ 7/مارچ 14ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 28/مارچ تا 3/اپریل 2014ء)

محبت الٰہی

(مکرم مظفر احمد درانی صاحب)

''کیا ذوق زندگی کا اگر وہ نہیں ملا'' سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کلام کتنا کلام ہے اور یہی اہل اللہ کا مشاہدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے بنا جینا نحوست کی زندگی ہے۔

محبتِ الٰہی جس کا دینی معاشرہ میں اکثر ذکر رہتا ہے ایک دو طرفہ عمل کا نام ہے۔اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں سے محبت ایک لا زوال اور غیر منقطع عمل ہے جبکہ ایمان والے بھی ہر آن اللہ ہی کی محبت کا دم بھرتے ہیں، جیسا کہ فرمایا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ○ (البقرۃ:166) جبکہ آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاوتِ ایمانی کے حصول کی سب سے پہلی شرط یہ بیان کی کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت دوسری ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

محبت انسان کی فطرت میں ہے جب وہ خدا کی یاد میں بہتی ہے تو وہاں سے منور ہو کر لوٹتی ہے۔پھر خدا اور اس کے بندے میں ایک نوری تعلق پیدا ہوتا ہے جو انسان کے ہر قول وفعل کو روشن کر دیتا ہے۔گویا انسان خدا نما اور اس کا ہی مظہر ہو جاتا ہے۔

محبتِ الٰہی کی علامت

جب ایک مؤمن اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اپنے بندہ سے محبت کرتا ہے تو کیسے معلوم ہو کہ اسے محبتِ الٰہی حاصل ہے، کیا اس کی کوئی علامت یا نشانی بھی ہے؟ اللہ والوں کو تو اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ان کی محبتِ الٰہی اور تعلق باللہ کو ماپا جائے۔لیکن اس سعادت و برکت کے اظہار کیلئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''جب اللہ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو جبریلؑ کو فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے کو محبوب جانتا ہوں تو بھی اسکو محبوب جان۔پھر جبریلؑ آسمان والوں کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان کو محبوب رکھتا ہے پس تم بھی اس کو محبوب رکھو۔تو آسمان والے اس کو محبوب جانتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کی قبولیت اتاری جاتی ہے۔''

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ)

یوں خدا تعالیٰ کا محبّ ومحبوب ظاہر ہو جاتا ہے۔

محبت الٰہی کے حصول کے ذرائع

محبتِ الٰہی کے حصول کے کئی ذرائع ہیں جنہیں انسان اختیار کر کے کامیاب ہو سکتا ہے۔جن پر دوام ضروری ہے۔اور انہیں پر عمل پیرا ہونا محبتِ الٰہی کی علامت بن جایا کرتا ہے۔ان میں سے چند ایک ذیل میں تحریر ہیں۔

(ا) حصولِ محبت کے لئے دعا

آنحضرت ﷺ جو دل کی گہرائیوں سے محبتِ الٰہی کے حصول کے طلبگار بلکہ خدا کے محبّ ومحبوب تھے اس غرض کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔چنانچہ آپ کو نبی داؤدؑ کی یہ دعا نہ صرف بہت پسند تھی بلکہ آپ نے اسے اپنی امت کے پڑھنے

کے لئے بھی پسند فرمایا۔

اَللّٰھم انّی أسئلُکَ حُبّکَ و حبَّ من یّحبُّک والعملَ الّذی یبلّغنی حُبّکَ اللّٰھُمَّ اجعَلْ حبَّکَ اَحَبَّ اِلیَّ من نفسی و اَھلی ومنَ الماءِ البارِدِ۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات باب دعاء داؤد)

یعنی اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اوران لوگوں کی محبت جوتجھ سے محبت کرتے ہیں۔اوراس کام کی محبت جومجھے تیری محبت تک پہنچادے۔اے میری خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اوراچھی لگے۔

(۲) حصولِ محبت کی کوشش

اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان کوشش اور جستجو کرے تب اسی کے فضل اور رہنمائی سے محبتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

والَّذِینَ جاھَدُوا فِینَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)

یعنی جولوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

(۳) حصولِ محبت میں ابتداء

عن انسٍؓ عن النبیﷺ فیما یروی عن ربہ عز و جل قال اذاتقرّب العبدُ الیّ شِبْراً تقرّبْتُ الیه ذراعاً واذا تقرّب الیّ ذراعاً تقرّبْتُ الیه باعاً وَاذا اتٰنی یمشی اتیتُهٗ هرولةً۔

(صحیح مسلم کتاب الذکروالدعا باب فضل الذکر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

گویا اظہارِ محبت اوراس کے حصول کی کوشش کی ابتداء ہمیشہ انسان کی طرف سے ہونی چاہئے پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اسے محبت سے بھر دیتا ہے۔

(۴) فرائض ونوافل کی بجاآوری

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے یہ حدیثِ قدسی بیان فرمائی کہ

''میرا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے محبوب ذریعہ فرائض کی بجاآوری ہے۔اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اوراس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اوراسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے۔اوراس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں۔اوراگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق باب التواضع)

(۵) کامل اطاعتِ رسولؐ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''(دینِ حق) کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آوٴ۔ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان

کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔
سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اسکے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۝ (آل عمران :32)

یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف و گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اسکی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اسکے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اسکو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اسکے دل میں باقی نہیں رہتی، بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اسکے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے۔ اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر 22 ص 64-65)

احسان سے کام لینا

دوسروں سے نیکی اور حسنِ سلوک کرنا اور احسان سے کام لینا انسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (البقرۃ :196) یعنی احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

سچی توبہ کرنا

سچی توبہ انسان کو دھو دیتی ہے اور وہ نئی روحانی پیدائش کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ یہ وہ حالت ہے جو خدا کو بہت پسند ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ (البقرۃ 223) یعنی اللہ ان سے جو اس کی طرف بار بار رجوع کرتے ہیں اور سچی توبہ کرتے ہیں یقیناً محبت کرتا ہے۔

ظاہری و باطنی صفائی کا اہتمام کرنا

اللہ تعالیٰ بہت ہی پاک اور لطیف ذات ہے اس لئے وہ

اپنی محبت کا اظہار انہیں لوگوں سے کرتا ہے جو ہر طرح کی صفائی کا خیال رکھتے ہوں۔ جیسا کہ فرمایا کہ یحب المتطھرین ○ (البقرۃ:223) وہ ظاہری و باطنی صفائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

تقویٰ اختیار کرنا

نیکی اور اچھائی کے لئے تقویٰ ایک اہم شرط ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہا ہے

چنانچہ محبت الٰہی کے حصول کے لئے بھی تقویٰ بنیادی شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہاں ہاں جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو اللہ متقیوں سے یقیناً محبت رکھتا ہے۔ (آل عمران:77)

مصیبت پر صبر کرنا

مومنوں کی زندگی میں مصائب و آلام ان کی ترقیات کے لئے ضروری ہیں۔ پس مصائب پر صبر کرنا بھی محبتِ الٰہی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعال فرماتا ہے کہ

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ○

(آل عمران:147)

یعنی نہ تو وہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی تھی سست ہو گئے اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ انہوں نے (دشمنوں کے سامنے) تذلل اختیار کیا۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۱۱) توکل علی اللہ کرنا

انسان کی زندگی میں اونچ نیچ آتے رہتے ہیں۔ ہر حال میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنا اور اسی پر توکل رکھنا انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ فرمایا: فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ○ (آل عمران:160) جب تو کسی بات کا پختہ ارادا کر لے تو اللہ پر توکل کر۔ اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

انصاف کرنا

انصاف بہت بڑی خوبی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا میں امن و شانتی پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے انصاف کا قیام محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یعنی اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
(المائدۃ:43)

صحیح عقیدہ، صبر، حسنِ ظن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اول صحیح عقیدہ کرے۔ (مومنوں) کا وہی خدا ہے جس کو انہوں نے قرآن کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جب تک اس کو شناخت نہ کیا جائے، خدا کے ساتھ کوئی تعلق اور محبت پیدا نہیں ہو سکتی نرے دعوے سے کچھ نہیں بنتا۔ پس جب عقیدہ کی تصحیح ہو جاوے تو دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ نیک صحبت میں رہ کر اس معرفت کو ترقی دی جاوے اور دعا کے ذریعہ بصیرت مانگی جاوے۔ جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی اسی قدر محبت میں ترقی ہوتی جائے گی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ محبت کے بدوں معرفت بھی ترقی پذیر نہیں ہو سکتی"

(ملفوظات جلد اول، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ 2003، صفحہ 461)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس، میٹنگز و اجلاسات

9/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع سرگودہا کے تحت ضلعی مجلس عاملہ و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس ایوان ناصر دفتر انصاراللہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر مجلس انصاراللہ اور قائدین کرام نے شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ حاضری 46 رہی۔

9/مارچ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ منعقد ہوا۔ حاضری 23 رہی۔

9/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع چنیوٹ کا سالانہ ریفریشر کورس بمقام لالیاں منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ حاضری 25 رہی۔

6/اپریل نظامت انصاراللہ ضلع چنیوٹ کا سالانہ اجتماع بمقام چک تھرومہ منعقد ہوا مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی ،مکرم عبدالسمیع خان صاحب مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شمولیت کی ۔علمی و ورزشی مقابلہ جات اور تقریب تقسیم انعامات بھی ہوئی۔ حاضری 150 رہی۔

16/مارچ مجلس انصاراللہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت فرمائی ۔ حاضری 172 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 164 رہی۔

19/مارچ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے علوم شرقی بلاک کے عہدیداران کا ریفریشر کورس دارالعلوم شرقی نور کی بیت الذکر میں ہوا۔ 7 حلقہ جات کے 63 عہدیداران نے شمولیت فرمائی۔

26/مارچ مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام علوم شرقی بلاک کے 6 حلقہ جات میں گھر گھر انفرادی تربیتی رابطہ کیا گیا۔ تعداد وفود 32، شاملین وفود 64 اور تعداد جن سے رابطہ ہوا 477 رہی۔

23/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام بیت الحمد مارٹن روڈ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ ہوا۔ حاضری 73 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ النور کراچی کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود منایا گیا۔ حاضری انصار، خدام اور اطفال 21 رہی۔

29/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع میانوالی اور بھکر کا اجتماع حافظ والا میں منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 40 رہی۔

29/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 59 رہی۔

30/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع ساہیوال کی ضلعی عاملہ و سائقین مجالس کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب نے شمولیت کی۔ حاضری 41 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ 79 نواں کوٹ شیخوپورہ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 80 رہی۔

30/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام پانچ مقامات پر ضلعی عاملہ اور عہدیداران تربیت کے ساتھ میٹنگز اور ریفریشر کورسز میں مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 114 رہی۔

6/اپریل مجلس انصاراللہ بھاٹی گیٹ لاہور کا سالانہ اجتماع بمقام ہڈیارہ منعقد ہوا۔ حاضری اجتماع 48 رہی۔

31/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع خوشاب کے زعماء اور ممبران عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت فرمائی۔ حاضری 58 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے محلہ جات دارالیمن شرقی صادق، دارالیمن غربی شکر، دارالصدر غربی لطیف ، دارالفتوح

شرقی، احمد نگر اور دارالعلوم جنوبی احمد نے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 469 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ فروری مجلس انصاراللہ نیو سٹی ضلع میر پور خاص کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ 80 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے 2 بکرے صدقے کئے گئے اور مستحقین میں تقسیم کیے گئے، 6 مستحقین گھرانوں میں پورا ماہ کھانا تیار کر کے بھجوایا گیا، 2 مستحق مریضوں کی 5500 روپے کی مدد کی گئی اور ایک طالب علم کی پڑھائی کے لئے 1500 روپے کی مالی مدد کی جاتی ہے

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور نے تین میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 109 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

9/مارچ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ 58 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 1388 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ میڈیکل کیمپ کے علاوہ 426 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

مجلس لانڈھی کراچی نے 77 مریضوں کو ادویات دیں

12، 13/مارچ نظامت انصاراللہ ضلع کراچی نے ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ دو روز تھر پارکر کے دو مقامات پر میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جن میں 1400 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

21 تا 27/مارچ مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ شرقی نے سات روزہ میڈیکل کیمپ میں 168 مریضوں کو ادویات دی گئیں، دوران ماہ 20 انصار نے 3500 روپے مالیت کی ادویات غرباء و مستحقین میں تقسیم کیں اور 2000 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

وقار عمل

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے میڈیکل کیمپ کے دوران 21 مریضوں کو ادویات دیں۔ میڈیکل کیمپ کے علاوہ بھی 18 مریضوں کا علاج کیا، مد عطیات سیدنا بلال فنڈ میں 980 روپے دیئے اور دوران ماہ 14 مریضوں کی عیادت کی گئی۔ 21 مریضوں کو عیادت کی گئی اور ان میں پھل، دودھ اور جوس تقسیم کیے گئے۔

16/مارچ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام احمدیہ قبرستان میں وقار عمل کیا گیا جس میں شجر کاری کی گئی۔ 32 انصار نے شمولیت کی۔

16/مارچ مجلس ماڈل کالونی کراچی نے وقار عمل کا انعقاد کیا جس میں بیت الذکر اور گلیوں وغیرہ کی صفائی کی گئی۔ حاضری 49 رہی۔ **مجلس لانڈھی کراچی** نے بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ حاضری 15 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ گلشن اقبال غربی کراچی نے بمقام سی ویو اجتماعی وقار عمل منعقد کیا۔ حاضری 37 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی کے زیر اہتمام بمقام عزیز بھٹی پارک میں وقار عمل کیا گیا۔ حاضری 38 رہی۔

30/مارچ مجلس انصاراللہ کورنگی کراچی کے زیر اہتمام بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ حاضری 36 رہی۔

ذہانت و صحت جسمانی

مارچ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک و ورزشی پروگرام منعقد ہوا۔ حاضری 47 رہی۔

16/مارچ مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ صحت کے موضوع پر لیکچر دیا گیا۔ حاضری 24 انصار رہی۔

16/مارچ مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ اس موقع پر ایک طبی لیکچر دیا گیا۔ حاضری 48 انصار رہی۔

23/مارچ مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی نے پکنک اور سائیکل سفر کا اہتمام کیا 12 انصار نے شرکت کی۔

"اگر انسان میں قوتِ ارادی، صحیح اور پورا علم اور قوتِ عمل پیدا ہو جائے تو پھر عملی اصلاح کی برائیوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے"

(خطبہ جمعہ 17/جنوری 2014ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13/فروری 2014ء)

”مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔ خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا“

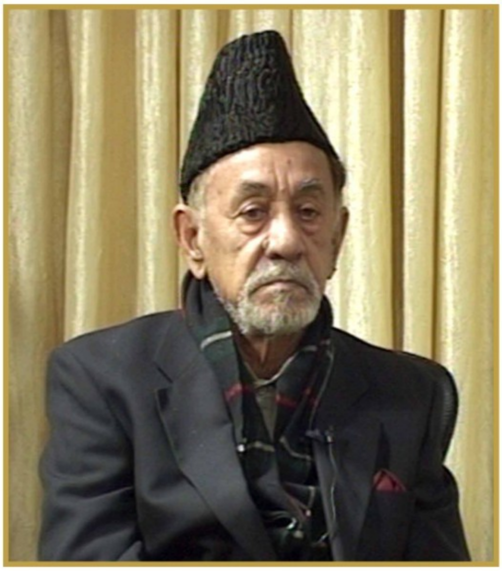

مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

(24/مارچ 1932ء - 17/فروری 2014ء)

دورۂ کراچی: 9/مارچ 2014ء

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان
مجلس ماڈل کالونی کراچی کے ہمراہ

مقابلہ نظم میں اوّل: آل پاکستان علمی ریلی 2014ء

تصحیح: شمارہ فروری 2014ء کے اندرون ٹائٹل پر موجود علمی ریلی کی تصاویر میں مکرم اعجاز احمد راسخ صاحب کی بجائے مکرم منیر احمد جاوید کی تصویر پرنٹ ہوگئی ہے۔ ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔

Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
May 2014 Rajab 1435 Hijrat 1393 Editor: Ahmad Tahir Mirza

27 رمئی یوم خلافت کی اہمیت

”جماعت احمدیہ کے لئے یہ دن کوئی عام دن نہیں ہے۔ اس دن کی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی اہمیت اَور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں۔ اُمّت ...... کی اکثریت بڑی حسرت سے جماعت کی طرف دیکھتی ہے، بلکہ حسرت سے زیادہ حسد سے کہنا چاہئے دیکھتی ہے کہ ان میں خلافت قائم ہے اور اپنے میں یہ قائم کرنے کے لئے کئی دفعہ اپنی سی کوشش کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم اور ہدایت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا تو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بَل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے تو اُس کے پاس جانا اور میرا اسلام کہنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث: 4084۔ مسند احمد مسند ابو ہریرۃ حدیث: 7957 جلد سوم صفحہ 182 بیروت 1998ء)

پھر آپ نے نشانیاں بھی بتا دیں کہ وہ پوری ہو جائیں تو سمجھنا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ یہ نشانیاں آسمانی بھی ہیں اور زمینی بھی ہیں۔ کئی دفعہ جماعت کے سامنے بھی پیش ہوتی ہیں۔ افراد جماعت مخالفین کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی وضاحت مَیں نہیں کروں گا لیکن نہ ماننے والوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے یا نام نہاد دینی علماء کے خوف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ دعویٰ کرنے والے کو قبول نہیں کیا بلکہ بعض سخت قسم کے مُلّاں شدید دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اُن کے خوف سے حکومتیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے خلاف نہایت گندی اور مکروہ قسم کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ انتہائی کریہہ قسم کے ان کے فعل ہوتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے کہ زمانہ پکار پکار کر آنے والے کے وقت کا اعلان کر رہا ہے، خدا تعالیٰ نشان دکھا چکا ہے اور نشان دکھا رہا ہے۔ (پھر بھی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی مخالفت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر مخالفت کے بعد ایک نئے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن ڈھٹائی ایسی ہے کہ مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس اس کو ان لوگوں کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے“

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2013ء بمقام کیلگری، کینیڈا)